اَرْبَعِیْنُ الْاَحْمَدِیَّةِ فِی فَضَائِلِ الْاُضْحِیَّةِ

بنام

# قربانی کے فضائل ومسائل

مؤلف

سید احمد رضا نقوی

تحفظ اسلام پبلشرز 253 جہانگیر کلاں

الصلاۃ والسلام علیک یاسیدی یا رسول اللہ




| | |
|---|---|
| نام کتاب | قربانی کے فضائل |
| مؤلف | سید محمد احمد رضا نقوی |
| پروف ریڈنگ | مولانا عمیر عطاری، مولانا احمد ضیاء خان |
| کمپوزنگ | سید احمد رضا، رانا اسرار فریاد |
| فون | 03367820253 |

پیشکش

مجلس تحفظ عقائد اہلسنت (تحفظ اسلام آرگنائزیشن فیصل آباد)

ملنے کے پتے

جامع مسجد حسنین کریمین چک نمبر 253ر۔ب جھانگیر کلاں

# ☆انتساب ☆

حضور اکرم ﷺ قاسم نعم، مالکُ الارض، رقابِ اُمَم، خاتم النبین، خاتم المعصومین، رحمۃ العالمین شافع محشر، شاہ آدم و بنی آدم ، تاجدارِ ختمِ نبوت، محبوب رب العالمین، سید الانبیاء والمرسلین، شفیع المذنبین، آقائے دوجہاں، حضور سیدنا و مولانا و ملجانا وماونا

## محمد مصطفیٰ ﷺ

## اور

## والدین کریمین مصطفیٰ ﷺ

### اور جد الانبیاء

### حضرت ابراہیم علیہ السلام اور انکے فرزند حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام۔

## کے نام

☆نزرانہ عقیدت☆

عالمِ ربّانی، ولی نعمت، مجدد دوراں، اسیر ناموس رسالت، اُستاذُ العلماء، استاذ الشیوخ، بحر العلوم، شیخ الحدیث والتفسیر، مجاہدِ اسلام، امیر المجاہدین، فنافی الخاتم النبیین، امام العاشقین، محافظ ناموس رسالت، امام الصرف والنحو، امام آئمہ حضرت علامہ مولانا

حافظ

# خادِم حسین رضوی

رحمۃ اللہ علیہ

جن کی نظر عنایت سے یہ سعادت ملی۔

# شرعی تفتیش

استاذ العلماء، شیخ الحدیث والتفسیر، **مفتی محمد واحد انور نقشبندی مجددی** (ادارہ معرفۃ القرآن آزاد کشمیر)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

محبت نامہ مع مسودہ موصول ہوا، اوّل تا آخر مطالعہ کا شرف حاصل ہوا، بحمد للہ تعالیٰ فاضل نوجوان، شاگردِ رشید جناب سید احمد رضا نقوی زیدہ مجدہ نے "**قربانی کے فضائل و مسائل**" کو مختصر و جامع انداز میں زیب قرطاس فرمایا۔ اپنی نااہلی و مصروفیات کی وجہ سے بندہ نے جو بھی رائے تحریر کی ہے، اس میں تاخیر سے امید قوی ہے کہ قبلہ شاہ صاحب صرف نظر فرمائیں گے۔ دوران مطالعہ و نظر ثانی بعض مقامات پر اضافہ اور احادیث پر تحکیم کی جسارت بندہ نے کی ہے۔ صرف ایک روایت پر نظر ثانی کی حاجت ہے، اس کو اپنے کلام و تحریر سے خارج فرمادیں کہ اس میں راوی کے کذاب ہونے پہ آئمہ نے قول کیا ہے۔ البتہ یہ شبہ نہیں کہ مجموعی طور پر رسالہ مذکورہ مختصر و جامع، نہایت سہل ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کو عوام و خواص کے لیے نافع بنائے اور اپنی بارگاہ میں شرفِ قبول عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام مع الخیر یا اخی الاسلام

احقر محمد واحد انور نقشبندی مجددی

شیخ الحدیث ادارہ معرفۃ القرآن آزاد کشمیر

## تقـــریظ

### مفتی سید مبشر رضا قادری (منتظم اعلی ختم نبوت فورم گجرانوالہ)

الحمد للہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین، محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین

اسلام ایک کامل و مکمل ضابطۂ حیات ہے، جو اپنے ماننے والوں کو نہ صرف عبادات و عقائد کی راہ دکھاتا ہے بلکہ ان کی عملی زندگی کے ہر گوشے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ انہی اہم عبادات میں سے ایک عظیم الشان عبادت "قربانی" بھی ہے، جو **حضرت ابراہیم** علیہ السلام کی سنت اور حضور اکرم ﷺ کی تاکید سے مزین ہے۔ قربانی محض ایک ظاہری عمل نہیں بلکہ یہ تقویٰ، اطاعت، ایثار اور خالص عبدیت کا مظہر ہے۔

زیر نظر کتاب "**قربانی کے فضائل و مسائل**" جو کہ **محترم مولانا سید احمد رضا نقوی صاحب** کی علمی کاوش ہے، اس اہم عبادت کے قرآنی احکامات، نبوی تعلیمات اور فقہی تفصیلات پر مشتمل ایک نہایت عمدہ اور جامع مجموعہ ہے۔ مؤلف نے نہایت سلیس اور مؤثر اسلوب میں قربانی کے فضائل، حکمتیں، شرعی مسائل اور عوام الناس کو پیش آنے والے اہم سوالات کے مدلل جوابات فراہم کیے ہیں۔ اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں روایتی علمی انداز کے ساتھ ساتھ عوامی ضرورت کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے، جو کہ آج کے دور میں دینی کتب کی ایک بڑی خوبی ہے۔

یقیناً یہ کتاب نہ صرف عام قارئین بلکہ خطباء، ائمہ، اور طلبہ علم کے لیے بھی ایک گراں قدر تحفہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف محترم کی اس کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، اور اس کتاب کو قربانی کی اہمیت کو اجاگر کرنے اور صحیح فہم پیدا کرنے کا ذریعہ بنائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین۔

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین

والسلام

مفتی سید مبشر رضا قادری (منتظم اعلیٰ ختم نبوت فورم)

# تقــریظ

## حضرت مولانا مشاہد رضا ثقافی صاحب

**مدرس** (جامعہ اشرفیہ سراج العلوم، مبارک پور، اتر پردیش (ہند) بھارت)

قربانی، شعائرِ اسلام میں ایک ایسا عظیم شعار ہے، جس کے پیچھے ایک طویل داستانِ ایثار و وفا، خلوص و تسلیم، اور اطاعت و اخلاص کی عظیم مثال قائم ہے۔

حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور حضرت سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کی بے مثل قربانی نے قیامت تک کے انسانوں کو ایک ایسا عملی سبق عطا فرمایا، جس کی نظیر کسی اور قوم کے دینی ورثے میں نہیں ملتی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس عبادت کو محض ظاہری جانور کے ذبح پر منحصر نہیں رکھا، بلکہ ارشاد فرمایا: لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ترجمہ کنز الایمان: اللہ کو ہرگز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون، ہاں تمہاری پرہیز گاری اس تک پہنچتی ہے، (الحج 37)

اسی روحانی پیغام کو سادہ، سہل اور عام فہم انداز میں عوام الناس تک پہنچانا ایک نہایت ہی اہم اور قابل ستائش خدمت ہے، خصوصاً ان ایام میں جب کہ بہت سے افراد محض رسم ورواج کی بنیاد پر قربانی کو انجام دیتے ہیں، اور اس کی اصل روح ان کے شعور سے اوجھل ہوتی جا رہی ہے۔

زیرِ نظر مختصر مگر جامع کتابچہ اسی دینی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ترتیب دیا گیا ہے، جسے **فاضل مکرم جناب سید احمد رضا نقوی (حفظہ اللہ)** نے نہایت حسنِ نیت اور اخلاصِ نافع کے ساتھ قلمبند فرمایا۔

موصوف نے کتاب میں شریعت کے مستند حوالوں، احادیثِ مبارکہ، اقوالِ سلف اور دینی جذبے سے بھرپور تعبیرات کے ذریعے نہ صرف قربانی کے فضائل ومسائل کو اُجاگر کیا ہے، بلکہ قاری کو اس عمل کے روحانی اثرات سے بھی آشنا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔

امید ہے کہ یہ رسالہ خواص و عوام، علما و طلبہ، اور ہر دین دار مسلمان کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہوگا، اور اس کے مطالعے سے بہت سے دلوں میں سنتِ ابراہیمی کی عظمت تازہ ہو جائے گی۔

رب کریم مؤلفِ محترم کی اس خدمت کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور دین حنیف کی بیش از بیش خدمات انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقلم: محمد مشاہد رضا ثقافی

استاذ علوم العربیہ جامعہ سراج العلوم، ہند

# تقریظ

خطیب پاکستان، پاسبان مسلک و فکر رضا، فخر السادات، جناب **سید مزمل عمر کاظمی شاہ صاحب** (منڈی بہاؤالدین)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

جہانگیر کلاں فیصل آباد سے ہمارے محترم فاضل نوجوان **سید محمد احمد رضا شاہ نقوی حفظہ اللہ تعالیٰ** بہت محنتی جوان ہیں اور خدمت دین کا بہت ذوق رکھتے ہیں۔ اور بالخصوص بدمذہبوں کے اہل حق، اہل سنت پر بے جا اعتراضات کے بارے بہت فکر مند ہی نہیں بلکہ تقریر و تحریر کی صورت رد بھی کرتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں **نقوی شاہ صاحب** نے قربانی کے بارے بدمذہبوں کے شکوک و شبہات کے رد میں بہت زبردست دلائل پر مبنی رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔ ناچیز کی دعا ہے رب العالمین آپکی محنت کو قبول فرما کر دو جہاں میں برکتوں کا ذریعہ بنائے۔ اور عامۃ المسلمین کی لیے نفع بخش بنائے۔ آمین

**خادم اہلسنت**

ابو الحسین سید مزمل عمر حسین کاظمی قادری

منڈی بہاوالدین

## تقــریظ

استاذ العلماء، استاذ الفقہ والفنون، حضرت مولانا **نعمان اعظم مدنی** عطاری (مدرس دعوت اسلامی)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محبوبِ رب سلطانِ عرب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نَضَّرَ اللهُ اِمرأً سَمِعَ مِنَّا حَدِیثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰی یُبَلِّغَهُ غَیرَهُ یعنی اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ اسے تر و تازہ رکھے جس نے ہم سے حدیث سن کر یاد کرلی یہاں تک کہ دوسرے کو پہنچادی۔ (جامع الترمذی، 2656) حیاتِ انسانی کا کوئی ایسا موڑ نہیں جہاں کریم آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے رہنمائی نہ فرمائی ہو، زندگی کے ہر شعبے میں جان کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیاری باتیں ہماری رہنمائی کے لیے موجود ہیں مگر پھر بھی انسان غفلت کا شکار ہے، زیرِ نظر کتاب "**قربانی کے فضائل ومسائل**" قبلہ شاہ صاحب کی پہلی کتاب ہے جو احادیث مع ترجمہ اور قربانی کے اہم مسائل پر مشتمل ہے کتاب کو مختلف مقامات سے پڑھا، شاہ صاحب نے خوبصورت اور آسان انداز میں قربانی کے فضائل ومسائل کو بحوالہ احادیث کی روشنی میں بیان کیا، دیکھ کر دلی فرحت ہوئی۔ میں دعا گو ہوں اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ شاہ صاحب کی اس محنت وکاوش کو قبول فرما کر ذریعہ نجات بنائے۔

دین کا کچھ کام کرنا چاہئے

پیغام یہ عام کرنا چاہیے

والسلام

محمد نعمان اعظم عطاری

مدرس: جامعۃ المدینہ دعوت اسلامی

## ☆اظہار تشکر☆

میں سب سے پہلے اللہ رب العزت کا شکر ادا کرتا ہوں، جس نے مجھ ناچار کو دین کی خدمت کے لیے یہ سعادت نصیب فرمائی، پھر رسول اکرم ﷺ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی نظر عنایت سے یہ توفیق نصیب ہوئی اور اپنے والدین اور اساتذہ کا شکر گزار ہوں جن کی دن رات کی محنتوں دعاؤں سے میں اس قابل بنا اللہ پاک ان کو سلامت رکھے۔ آمین

سید محمد احمد رضا نقوی

# مقدمہ

اللہ رب العزت کا کروڑہا کروڑ شکر ہے کہ جس نے ہمیں مسلمان گھرانوں میں پیدا فرمایا اور اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ کی امت میں سے بنایا ہم کبھی شکر ادا کر ہی نہیں سکتے۔ ہم پر بے شمار ان گنت انعامات فرمائے انہی نعمتوں میں سے ایک نعمت قربانی ہے۔ قربانی اللہ عزو جل کے پیارے نبی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور ان کے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی یاد تازہ کرتی ہے اور ہمارے نبی کریم ﷺ کے لیے قربانی کے دن کو عید کا دن بنایا گیا، رسول پاک ﷺ نے خود بھی قربانی فرمائی اور امت کو اس کی تعلیم بھی فرمائی۔

کتاب ہذا قربانی کے فضائل اور شرعی طور پر قربانی کے متعلقہ ضروری احکام اور مسائل پر مشتمل ہے، فقیر کی طرف سے خدمت دین کی نیت سے پیش کی جاتی ہے، اس کتاب کی کمپوزنگ کے لیے میں اپنے دوست محمد اسرار فریاد صاحب کا بے حد شکر گزار ہوں اور ان علماء کرام کا جنہوں نے اس کتاب پر تفتیش اور تقاریظ عطا فرمائی، اور بالخصوص مولانا عمیر عطاری مدنی اور مولانا احمد ضیاء خان عطاری مدنی کا جنہوں نے پروف ریڈنگ کی۔ کوشش کی گئی ہے کہ احادیث کریمہ کے حوالے انٹرنیشنل نمبرنگ پہ لگائیں جائیں اور زیادہ سے زیادہ آسان انداز میں مسائل کو لکھا جائے، تاکہ ہر کوئی سمجھ سکے، اہل علم حضرات اس میں جہاں کہیں بھی غلطی پائیں تو فوراً ہمیں مطلع کر کے شکریہ کا موقع دیں۔

یہ کتاب تحفظ اسلام آرگنائزیشن کی مجلس تحفظ عقائد اہلسنت کی طرف سے پیش کی جاتی ہے جو کہ دین کی خدمت کے لیے کوشاں ہے اللہ پاک تحفظ اسلام آرگنائزیشن کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آمین۔

سید احمد رضا نقوی

المتخصص فی الحدیث (ادارہ معرفۃ القرآن آزاد کشمیر)

## خطبة الكتاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی هُوَ الرَّحْمٰنُ، وَنَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ الْفُرْقَانَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَىٰ مَنْ بَعَثَهُ اللهُ بِعَظِيمِ الْبُرْهَانِ، وَجَعَلَهُ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَعَلَىٰ سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ سُلْطَانًا، وَجَعَلَ حُبَّهُ أَصْلَ الْإِيمَانِ، وَعَلَىٰ آبَائِهِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمٰنِ، وَابْنِهِ إِسْمَاعِيلَ ذَبِيحِ اللهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الَّذِينَ صَعِدُوا الصِّدْقَ، وَسَلَكُوا عَلَىٰ مَنْهَجِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ وَالْجِنَانِ، لَقَدْ كَتَبْتُ هٰذَا الْكِتَابَ فِي مَوْضُوعِ الْأُضْحِيَّةِ، الَّذِي ذَكَرْتُ فِيهِ الْأَحَادِيثَ الطَّيِّبَةَ وَالْمَسَائِلَ الْمُتَعَلِّقَةَ بِهَا، وَقَدْ سَمَّيْتُهُ أَرْبَعِينَ الْأَحْمَدِيَّةِ فِي فَضَائِلِ الْأُضْحِيَّةِ لِأَنَّ النَّبِيَّ الْكَرِيمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ حَفِظَ عَلَىٰ أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا فِي أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللهُ فَقِيهًا، وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيدًا" فَلِهٰذَا سَعَيْتُ نَيْلَ هٰذَا الشَّرَفِ الْعَظِيمِ وَكَتَبْتُ فِي هٰذَا الْكِتَابِ أَرْبَعِينَ حَدِيثًا، بَلْ جَمَعْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ

أَسْأَلُ اللهَ تَعَالَىٰ أَنْ يَكُونَ هٰذَا الْكِتَابُ لِي، وَلِوَالِدَيَّ، وَلِمُرْشِدِيَّ، وَلِجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ سَبَبًا لِلنَّجَاةِ. وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ.

**ترجمہ:** تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لیے ہیں جو بہت رحم کرنے والا ہے، اور جس نے اپنے رسول ﷺ پر فرقان (حق وباطل میں فرق کرنے والی کتاب) نازل فرمائی، اور درود وسلام ہوں اس ذات پر جن کو اللہ تعالی نے عظیم دلائل کے ساتھ مبعوث فرمایا، اور جن کو تمام انبیاء پر سردار اور خاتم النبیین بنایا، اور انکی محبت کو ایمان کی اصل قرار دیا۔ اور درود ہوں ان کے آباء پر، بالخصوص ہمارے سردار ابراہیم خلیل الرحمٰن پر، اور ان کے فرزند اسماعیل ذبیح اللہ علیہما السلام پر، اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر، جنہوں نے صدق وسچائی کے مقام کو حاصل کیا، اور صراطِ مستقیم اور جنت کے راستے پر چلنے والے بنے۔ بیشک میں نے یہ کتاب قربانی کے موضوع پر لکھی ہے، جس میں، میں نے احادیث طیبہ اور قربانی کے متعلق احکام ومسائل کو بیان کیا ہے، اور میں نے اس کتاب کا نام (اربعین الاحمدیہ فی فضائل الاضحیہ بنام قربانی کے فضائل ومسائل) رکھا،

کیونکہ نبی پاک ﷺ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس شخص نے امور دین کے متعلق میری چالیس احادیث یاد کی اور انہیں آگے امت تک پہنچایا، تو اللہ تعالی بروز قیامت اسے فقیہ کہ حیثیت سے اٹھائے گا اور روز قیامت میں اسکے حق میں شفاعت کروں گا اور گواہی دوں گا۔(مشکوۃ 258) لہذا اسی شرف کو پانے کے لیے میں نے اس کتاب میں چالیس احادیث مکمل کر کہ اس سے زیادہ احادیث کو نقل کیا۔

میں اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی اس کتاب کو میرے لیے، میرے والدین کے لیے، میرے پیر و مرشد کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ اور یہ سب کچھ اللہ تعالی کی توفیق سے ہی ہے۔

# قربانی کے فضائل

قربانی دین اسلام میں ایک اہم عبادت ہے، جو اللہ تعالی نے ہر امت میں رکھی قرآن مجید میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ترجمہ کنزالعرفان: اور ہر امت کے لیے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی تاکہ وہ اس بات پر اللہ کانام یاد کریں کہ اس نے انہیں بے زبان چوپایوں سے رزق دیا۔(الحج 34)

دین اسلام میں قربانی کا جو تصور ہے یہ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور انکے فرزند جناب سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کی یادگار ہے اور انکی سنت کو اللہ تبارک وتعالی نے اس امت میں باقی رکھا ہے۔ جب حضرت سیدنا ابرہیم علیہ السلام نے حکم خداوندی پر لبیک کہتے ہوئے اپنے پیارے بیٹے جناب اسماعیل علیہ السلام کو قربانی کے لیے پیش فرمایا تو اللہ تبارک وتعالی نے انکی قربانی قبول فرمائی جیسا کہ قرآن پاک میں ہے: وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ(104)قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ(105)اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ(106)وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ(107)وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ(108) ترجمہ: اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم بے شک تو نے خواب سچ کر دکھائی ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو بے شک یہ کھلا امتحان ہے اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے صدقہ میں دے کر اسے بچالیا اور ہم نے پچھلوں (بعد میں آنے والوں) میں اس کی یاد باقی رکھی۔(الصافات 104 تا 108)

رب فرمایا اے پیغمبر یاد رکھیں گل میری
قائم کراں گا سارے جگ تے سنت میں تیری

لہذا اہل اسلام اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم) کے حکم پر عمل کرتے ہوئے ہر سال جد الانبیاء علیہ السلام کی یادگار مناتے ہوئے قربانی کرتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ اللہ جل مجدہ نے ہمیں قربانی کا حکم فرمایا کیا اللہ تعالی کو ہماری قربانیوں کی یا ان قربانی کے جانوروں کے گوشت کی ضروت ہے؟ تو اسکا جواب بھی قرآن حکیم نے خود ہی ارشاد فرما دیا: لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۚ كَذٰلِكَ

سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَ بَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ترجمہ: اللہ کے ہاں ہر گز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون، البتہ تمہاری طرف سے پرہیز گاری اس کی بار گاہ تک پہنچتی ہے۔ اسی طرح اس نے یہ جانور تمہارے قابو میں دیدیئے تا کہ تم اس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور نیکی کرنے والوں کو خوشخبری دیدو۔ (الحج 37)

لہذا قربانی بھی بقیہ عبادات کی طرح قرب الٰہی کا اور بار گاہ خداوندی سے اجر کا ایک ذریعہ ہے، اور نبی کریم ﷺ کو بھی اللہ پاک نے قربانی کا حکم فرمایا قرآن کریم میں ہے: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ ترجمہ: پس تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو (الکوثر 02)

اس آیت کے تحت مفسرین فرماتے ہیں: الصلاۃ المکتوبۃ، ونحر البُدن کہ اس آیت میں فرض نماز (جو پانچ نمازیں فرض ہیں) اور قربانی کے اونٹوں کو ذبح کرنا مراد ہے اور حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: الصلاۃ المکتوبۃ، والنحر: النسك والذبح یوم الأضحی ترجمہ: اس آیت میں فرض نماز اور بڑی عید (یعنی قربانی کے ایام) میں قربانی کرنا مراد ہے۔

ربیع سے مروی ہے: إذا صلیت یوم الأضحی فانحر ترجمہ: کہ اس آیت سے مراد ہے کہ جب تم عید الاضحی کی نماز پڑھ لو تو پس قربانی کرو، حضرت قتادہ فرماتے ہیں: نحر البُدن، والصلاۃ یوم النحر ترجمہ: کہ اس آیت سے مراد عید الاضحی کی نماز پڑھنا اور قربانی کرنا ہے۔

(تفسیر طبری تحت ھذہ الآیہ الکوثر 02 الباحث القرآنی)

اب ہم قربانی کے وجوب پہ دو احادیث مبارکہ پیش کریں گے۔

## حدیث نمبر 1

عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ يُضَحِّي

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں نبی پاک علیہ السلام دس سال مدینہ پاک میں رہے (آپ نے دس سال ہی) قربانی کی۔

(ترمذی 1507، مسند احمد 4955، مشکوۃ 1475)

اس حدیث پاک کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں: اس (حدیث) سے معلوم ہوا کہ قربانی (صاحب نصاب) پر واجب ہے، ورنہ حضور ﷺ کبھی نہ کبھی بیان جواز کے لیے چھوڑ دیتے۔ (مراۃ المناجیح جلد 2 ص، 352)

## حدیث نمبر 2

أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْأُضْحِيَّةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ، فَقَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ، فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: أَتَعْقِلُ، ضَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ

ترجمہ: ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قربانی کے بارے میں پوچھا: کیا یہ واجب ہے؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے قربانی کی ہے، اس آدمی نے پھر اپنا سوال دہرایا، انہوں نے کہا: سمجھتے نہیں ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے قربانی کی ہے۔ (ترمذی 1506، ابن ماجہ 3124،)

ان آیات اور احادیث مبارکہ سے قربانی کی اہمیت معلوم ہوتی ہے کہ یہ کتنی اہم عبادت ہے تو اسے بھی بقیہ عبادات کی طرح حسن نیت سے سر انجام دینا چاہیے، آئندہ آنے والی احادیث سے قربانی کی فضیلت اور اہمیت کے حوالے سے مزید ہمارے علم میں اضافہ ہو گا ان شاء اللہ العزیز

## حدیث نمبر 3

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا هٰذِهِ الْأَضَاحِيُّ قَالَ: سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوا: فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ. قَالُوا: فَالصُّوفُ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ

**ترجمہ:** حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ سے صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول ﷺ یہ قربانیاں کیا ہیں ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول ﷺ ان میں ہمارے لیے کیا ثواب ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ہے، عرض کیا اور اُون میں یارسول اللہ ! فرمایا: اس کے ہر بال کے بدلے میں بھی ایک نیکی ہے۔ (مسند امام احمد 19498، ابن ماجہ 3127، مشکوۃ 1476)

## حدیث نمبر 4

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا أَنفَقْتُ اَلوَرَقَ فِی شَیْءٍ أَحَبَّ إِلَی اللهِ مَنْ نَحِیرٍ یُنحَرُ فِی یَومِ عِیدٍ

**ترجمہ:** جو روپیہ عید کے دن قربانی میں خرچ کیا گیا اللہ کو اس سے زیادہ پیارا روپیہ ہی کوئی نہیں۔ (معجم کبیر 10894، سنن الکبری 19014)

## حدیث نمبر 5

حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یَا فَاطِمَةُ قُومِی إِلَی أُضْحِیَتِكِ فَاشْهَدِیهَا فَإِنَّ لَكِ بِكُلِّ قَطْرَةٍ تَقطُرُ مِنْ دَمِهَا أَنْ یُغْفَرَ لَكِ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِكِ قَالَتْ: یَا رَسُولَ اللهِ النَا خَاصَّةً أَهْلَ الْبَیْتِ أَو لَنَا وَلِلْمُسْلِمِینَ، قَالَ بَلْ لَنَا وَلِلْمُسْلِمِینَ

**ترجمہ:** اے فاطمہ ! اٹھو اور اپنی قربانی لاؤ کیوں کے تمہارے لیے اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی پچھلے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے تو سیدہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا یہ بشارت صرف ہمارے یعنی اہل بیت کے لئے ہی خاص ہے یا دیگر مسلمانوں کے لئے بھی ہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اور دیگر سب مسلمانوں کے لئے ہے۔

(مستدرک حاکم 7524، مجمع الزوائد 5934)

## حدیث نمبر6

عن عائِشَةَ ، أَنّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ يَوْمَ النَّحْرِ عَمَلًا ، أَحَبَّ إِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ هِرَاقَةِ دَمٍ ، وَإِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا ، وَأَظْلَافِهَا ، وَأَشْعَارِهَا ، وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ ، فَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا

**ترجمہ:** اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) کو ابن آدم کا کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک خون بہانے یعنی قربانی کرنے سے زیادہ محبوب نہیں، اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنی سینگ، کُھر اور بالوں سمیت (جوں کا توں) آئے گا، اور بیشک زمین پر خون کا قطرہ گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقام پیدا کرلیتا ہے، پس خوش دلی سے قربانی کرو۔

(ترمذی 1493 ابن ماجہ 3126، مستدرک 7523، مشکوۃ 1470، جامع صغیر 5112)

**اس حدیث** شریف کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی فرماتے ہیں: (دوسرے) اعمال تو کرنے کے بعد قبول ہوتے ہیں اور قربانی کرنے سے پہلے ہی (قبول ہو جاتی ہے)، لہذا قربانی کو بیکار جان کر یا تنگ دلی سے نہ کرو (بلکہ خوش ہو کر کرو)۔ (مراۃ المناجیح جلد 2 ص 350)

## حدیث نمبر7

وَعَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ قَالَ: يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ: اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى بِهِ.

**ترجمہ:** اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ سے روایت ہے، کہ نبی پاک ﷺ نے سینگ والے بکرے کا حکم دیا جو سیاہی میں چلتا ہو (یعنی اسکے پاؤں سیاہ ہو) سیاہی میں بیٹھتا ہو (یعنی اسکی سرین سیاہ ہو) سیاہی میں دیکھتا ہو (یعنی اسکی آنکھیں بھی سیاہ ہوں)، وہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر کیا گیا تاکہ آپ ﷺ اس کی قربانی کریں، تو آپ ﷺ نے فرمایا عائشہ چھری لاؤ پھر فرمایا اسے پتھر پر تیز کرلو۔ میں نے ایسا کرلیا پھر آپ ﷺ نے

چھری پکڑی اور بکرا پکڑ کر لٹایا اور پھر اسے ذبح کیا پھر فرمایا بسم اللہ اے الٰہی اسے محمد ﷺ وال محمد ﷺ اور امت محمد ﷺ کی طرف سے قبول فرما پھر اسکی قربانی کی۔(مسلم شریف1967، ابوداؤد،2792، مشکوۃ شریف1454، سنن الکبری للبیہقی19046،دار لکتب علمیہ)

## حدیث نمبر8

عَن حَنَشٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا هَذَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ

**ترجمہ:**

حضرت حنش رحمہ اللہ فرماتے ہیں، کہ میں نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو دو دنبے قربان کرتے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا: یہ کیا ہے ؟(یعنی قربانی میں ایک دنبہ کفایت کرتا ہے آپ دو کیوں کرتے ہیں)تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی ہے کہ میں آپ ﷺ کی طرف سے قربانی کیا کروں، تو میں آپ کی طرف سے (بھی) قربانی کرتا ہوں۔

(ترمذی شریف1495،ابوداؤد2790مشکوۃ شریف1462)

ثابت ہوا کہ دنیا سے رخصت ہونے والے اور بزرگوں کی طرف سے جانور قربان کرنا، ایصال ثواب کرنا جائز ہے بلکہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔(ملخصًا مراۃ المناجیح جلد2ص348)

## حدیث نمبر9

نبی اکرم ﷺ کی قربانی:

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے عید الاضحی کے روز سینگوں والے چتکبرے دو خصی مینڈھے ذبح کیے، جب آپ ﷺ نے انہیں قبلہ رخ کیا تو یہ دعا پڑھی:

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اَللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ

ترجمہ: بے شک میں نے اپنے چہرے کو ہر باطل سے جدا ہو کر اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں، بے شک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا اس دنیا سے جانا اللہ کے لیے ہے جو کہ تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے، اور میں مسلمانوں (اطاعت گزاروں) میں سے ہوں، اے اللہ (یہ قربانی کا جانور) تیری عطا ہے اور تیرے ہی لیے ہے، اسے محمد (ﷺ) اور ان کی امت کی طرف سے قبول فرما، اللہ کے نام سے اور اللہ بہت بڑا ہے۔

(ابن ماجہ 3121 دارمی 1989، ابن خزیمہ 2899، مشکوۃ 1461)

اور ابوداؤد، ترمذی میں ہے:

ذَبَحَ بِيَدِهِ وَقَالَ: بِسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ هَذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِيْ

**ترجمہ:**

آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے ذبح کیا، اور یہ فرمایا: "اللہ کے نام سے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ! یہ میری اور میری امت کے (ہر) اس شخص کی طرف سے ہے جو قربانی نہ کر سکے۔

(ترمذی 1521، ابوداؤد 2795، ابن ماجہ 3121 سنن الکبری للبیہقی 19033، دار لکتب العلمیہ بیروت)

## حدیث نمبر 10

فِي الْأَضْحِيَّةِ لِصَاحِبِهَا بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ

ترجمہ: قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔ (ترمذی، تحت الحدیث 1493، ص 475 دار السلام الریاض)

حضرت علامہ شیخ المحدثین عبد الحق دہلوی فرماتے ہیں قربانی، قربانی کرنے والے کے نیکیوں والے پلڑے میں رکھی جائے گی جس سے (اس کی) نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔(اشعۃ للمعات ج1 ص654)

ملا علی قاری رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں: پھر یہ قربانی اس کے لیے سواری بنے گی جس کے ذریعے سے یہ شخص با آسانی پل صراط سے گزرے گا اور اس جانور کا ہر عضو قربانی کرنے والے کے ہر عضو کے لیے جہنم کی آگ کا فدیہ بنے گا۔(مرقاۃ المفاتیح جلد3 ص519، مکتبہ رشیدیہ)

## حدیث نمبر 11

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حدیث پاک میں ہے:

فَاِذَا کَانَ یَوْمَ النَّحْرِ وَ قَرَّبَ الْعَبْدُ قُرْبَانَہٗ ، فَاَوَّلُ قَطْرَۃٍ قَطَرَتْ مِنَ الْقُرْبَانِ تَکُوْنُ کَفَّارَۃً لِکُلِ ذَنْبٍ عَمَلَہُ الْعَبْدُ

ترجمہ:

جب قربانی کا دن ہوتا ہے اور بندہ قربانی کرنے سے قرب الٰہی حاصل کرتا ہے تو جونہی قربانی کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتا ہے وہ بندے کے ہر گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے۔(مکاشفۃ القلوب ص465 مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ پاکستان)

## حدیث نمبر 12

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا، قَالَ: ضَحّٰی خَالٌ لِی یُقَالُ لَہٗ أَبُو بُرْدَۃَ، قَبْلَ الصَّلَاۃِ، فَقَالَ لَہٗ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: شَاتُکَ شَاۃُ لَحْمٍ، فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللہِ، إِنَّ عِنْدِی دَاجِنًا جَذَعَۃً مِنَ الْمَعَزِ، قَالَ: اِذْبَحْہَا وَلَنْ تَصْلُحَ لِغَیْرِکَ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاۃِ فَإِنَّمَا یَذْبَحُ لِنَفْسِہِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاۃِ، فَقَدْ تَمَّ نُسُکُہُ، وَأَصَابَ سُنَّۃَ الْمُسْلِمِینَ

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نہوں نے بیان کیا کہ میرے ماموں ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عید کی نماز سے پہلے ہی قربانی کرلی تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہاری بکری صرف گوشت کی بکری ہے،(یعنی قربانی نہیں ہوئی) انہوں نے

عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا ایک بکری کا بچہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسے ہی ذبح کرلو لیکن تمہارے بعد (اس کی قربانی) کسی اور کے لیے جائز نہیں ہوگی پھر فرمایا جو شخص نماز عید سے پہلے قربانی کرلیتا ہے وہ صرف اپنے کھانے کو جانور ذبح کرتا ہے اور جو عید کی نماز کے بعد قربانی کرے اس کی قربانی پوری ہوتی ہے اور وہ مسلمانوں کی سنت کو پالیتا ہے۔

(صحیح بخاری 983، 955، 5560، 5556، (10) مسلم 5076، 5069، 5073، (6) ترمذی 1508، ابوداود 2801، 2800 نسائی 1582، 1564، 4399، 4400، موطا امام مالک 1051 مکتبہ رحمانیہ، المعجم الصغیر لطبرانی 466)

**اختیارات مصطفی ﷺ:**

اس حدیث پاک سے نبی کریم ﷺ کی ملکیت اور حضور ﷺ کے اختیار کا اظہار ہو رہا ہے، آپ ﷺ کو یہ اختیار دیا گیا کہ جس کے لیے چاہیں شریعت کا حکم خاص فرمادیں، اور یہ بھی فرمادیا کہ یہ اجازت تمہیں ہے تمہارے بعد کسی اور کے لیے یہ جائز نہیں کہ ایک سال سے کم عمر جانور قربان کرے۔

اور ارشاد الساری میں ہے کہ یہ خصوصیت بھی صرف حضور علیہ السلام کے لیے ہی ہے کہ آپ نے ایک سال سے کم عمر جانور کی قربانی کی اجازت دی۔ (ارشاد الساری ج 2 ص 657)

## حدیث نمبر 13

اِنْحَرْ سَمِينَهَا، وَاحْمِلْ عَلَى نَجِيبِهَا، وَاحْلِبْ يَوْمَ الْمَاءِ، تَدْخُلِ الْجَنَّةَ

ترجمہ: موٹے تازے جانور کی قربانی کرو اور عمدہ جانور پر سواری کرو، پانی والے دن دودھ دھوؤ (یعنی جانور کے تھنوں کو صاف کرو) جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (کنز العمال 24981)

## حدیث نمبر14

إِذَا ضَحَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ مِنْ أُضْحِيَّتِهِ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی نبی پاک ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص قربانی کرے تو اسے چاہیئے کہ اپنی قربانی کے جانور کا گوشت خود بھی کھائے۔(مسند احمد 9078)

## حدیث نمبر15

أُمِرْتُ بِيَوْمِ الأَضحى عِيْداً جَعَلَهُ اللهُ لِهَذِهِ الأُمَّةِ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس امت کے لیے قربانی کے دن کو عید کا دن قرار دوں۔(ابن حبان 1043، متدرک 7529، مشکوۃ 1479 رواہ ابوداود ونسائی وحاکم)

## حدیث نمبر16

إنَّ أفضَلَ الضحَايا أَعلاهَا وأَسمنهَا

ترجمہ: بے شک افضل قربانی قد آور اور موٹے تازہ (جانور کی قربانی) ہے۔(کنز العمال 12175، ورواہ الحاکم واحمد)

## حدیث نمبر 17

عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ، وَخَيْرُ الْأُضْحِيَّةِ الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بہترین کفن حلہ ہے (دو چادریں) اور بہترین قربانی مینڈھا ہے جو سینگوں والا ہو۔ (ابو داود 3156، مستدرک 7551، مشکوۃ 1641،)

## حدیث نمبر 18

قَالَ رسول الله ﷺ عَجِبَ رَبُّكُمْ مِنْ ذَبْحِكُمُ الضَّأْنَ فِي يَوْمِ عِيدِكُمْ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری (بقرہ) عید کے دن تم لوگوں کے بھیڑ یا دنبے کو ذبح کرنے پر تمہارا رب خوش ہوتا ہے۔ (شعب الایمان 7335، کنز العمال 12170)

## حدیث نمبر 19

مَنْ ذَبَحَ كَبْشًا أَقْرَنَ فَكَأَنَّمَا ذَبَحَ مِائَةَ بَدَنَةٍ، وَمَنْ ذَبَحَ خَصِيًّا فَكَأَنَّمَا ذَبَحَ خَمْسِينَ بَدَنَةً، وَمَنْ ذَبَحَ نَعْجَةً فَكَأَنَّمَا ذَبَحَ بَقَرَةً، وَمَنْ ذَبَحَ بَقَرَةً فَكَأَنَّمَا ذَبَحَ عَشَرَ بَدَنَاتٍ

ترجمہ: نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک مینڈھا سینگوں والا ذبح کرے گویا کہ اس نے سو اونٹ ذبح کیے اور جو خصی کو ذبح کرے گویا اس نے پچاس اونٹ ذبح کیے اور جس نے ایک دنبہ (یا بھیڑ) ذبح کی گویا اس نے ایک گائے ذبح کی اور جس نے ایک گائے ذبح کی گویا اس نے دس اونٹنیاں ذبح کیں۔ (شعب الایمان 7340، التراث)

**نوٹ:** یہ حدیث پاک فضیلت کے متعلق ہے جن کو اللہ تعالی نے وسعت عطا فرمائی ہے وہ اسکے مطابق قربانی پیش کریں۔

## حدیث نمبر20

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَعْظَمُ الأَيَّامِ عِنْدَ اللهِ يَوْمُ النَّحْرِ، ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَوْمَ الْقَرِّ يَعْنِي يَوْمَ الثَّانِي مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ

ترجمہ: حضور اقدس قاسم النعم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک دنوں میں عظیم ترین دن قربانی کا (یعنی بڑی عید کا) دن ہے اور اسکے بعد قربانی کا دوسرا دن (یعنی 11 ذوالحجہ)۔ (صحیح ابن خزیمہ 2866، المستدرک 7522)

## حدیث نمبر21

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي فَاطِمَةَ أَنَّهُ اشْتَرَى كَبْشًا أَقْرَنَ أَعْيَنَ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ فَقَالَ: «[كَأَنَّ] هَذَا الْكَبْشَ الَّذِي ذَبَحَ إِبْرَاهِيمُ» فَعَمَدَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاشْتَرَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذِهِ الصِّفَةِ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحَّى بِهِ

ترجمہ: ابو فاطمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ایک سینگ والا اور بڑی آنکھوں والا دُنبہ خرید انبی اکرم ﷺ نے اسے ملاحظہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: یہ تو اس دنبے کی مانند لگتا ہے جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کیا تھا انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص گیا اس نے نبی اکرم ﷺ کے لئے اسی طرح کا ایک جانور خریدا تو نبی اکرم ﷺ نے وہ لے کر اس کی قربانی کی۔ (مجمع الزوائد 5978)

**رضائے مصطفی ﷺ کے متلاشی صحابہ کرام:**

صحابہ ہر وقت نبی پاک ﷺ کی رضا کے طالب رہتے، جیسا کہ اس حدیث پاک سے ظاہر ہو رہا ہے۔

## حدیث نمبر22

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَلْبِسَ أَجْوَدَ مَا نَجِدُ، وَأَنْ نَتَطَيَّبَ بِأَجْوَدِ مَا نَجِدُ، وَأَنْ نُضَحِّيَ بِأَسْمَنِ مَا نَجِدُ. اَلْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْجَزُورُ عَنْ عَشَرَةٍ، وَأَنْ نُظْهِرَ وَعَلَيْنَا السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ

ترجمہ: حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ حکم دیا کہ ہم (عید کے موقع پر) سب سے بہتر لباس (جو میسر ہو) پہنیں اور سب سے بہتر خوشبو (جو میسر ہو) لگائیں اور سب سے بہتر موٹا تازہ جانور (جو میسر ہو) قربان کریں، ایک گائے سات افراد کی طرف سے ہوگی اور ایک اونٹ دس افراد کی طرف سے ہوگا اور جب ہم (عید کے لیے آئیں) تو اطمینان اور وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آئیں۔ (مجمع الزوائد 5961، ورواہ الطبرانی فی الکبیر)

**نوٹ:** اس روایت میں اونٹ کے حوالے سے ذکر کیا گیا کہ اس میں دس افراد شریک ہوسکتے ہیں، عند الاحناف صرف سات افراد شریک ہوسکتے ہیں جس کے دلائل ان شاء اللہ ہم قربانی کے مسائل میں پیش کریں گے۔

## حدیث نمبر23

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَدَخَلَ بِجَذَعٍ مِنَ الْمَعْزِ سَمِينٍ سَيِّدٍ، وَجَذَعٍ مِنَ الضَّأْنِ مَهْزُولٍ خَسِيسٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَذَا الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ مَهْزُولٌ خَسِيسٌ، وَهَذَا جَذَعٌ مِنَ الْمَعْزِ سَمِينٌ سَيِّدٌ، وَهُوَ خَيْرُهُمَا أَفَأُضَحِّي بِهِ قَالَ: ضَحِّ بِهِ، فَإِنَّ لِلّٰهِ الْخَيْرَ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص آپ کے پاس آیا وہ ایک موٹا تازہ بکرے کا بچہ لے کر آیا اور ایک دنبے کا بچہ لے کر آیا جو کمزور اور ہلکا پھلکا سا تھا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ چھوٹا دنبہ ہے' جو

کمزور اور ہلکا پھلکا ہے اور یہ چھوٹا بکرا ہے، جو موٹا تازہ ہے اور صحت مند ہے اور یہ (بکرا) ان دونوں میں زیادہ بہتر ہے، تو کیا میں اس کی قربانی کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس (بکرے) کی قربانی کر دو! کیونکہ اللہ تعالی کے لئے بہتر چیز ہونی چاہیے۔

(مجمع الزوائد 5956، ورواہ ابو یعلی فی مسندہ)

## حدیث نمبر 24

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَمُ عَفْرَاءَ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ دَمِ سَوْدَاوَيْنِ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہلکے سفید رنگ کے (جانور کی قربانی) اللہ تعالی کے نزدیک دو سیاہ جانوروں کے خون (یعنی قربانی) سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (مجمع الزوئد 5943، اسے امام احمد نے بھی روایت کیا ہے۔)

یہی **حدیث** امام حاکم نے اپنی مستدرک میں حضرت ابو ہریرہ سے ہی روایت کی ہے، اس میں الفاظ ہیں نبی پاک ﷺ نے فرمایا: أَحَبُّ إِلَيَّ یعنی ہلکے سفید رنگ کے جانور کی قربانی مجھے دو سیاہ جانوروں کی قربانی سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ (مستدرک حاکم 7543)

## حدیث نمبر 25

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ [جِبْرِيلُ] إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَضْحَى فَقَالَ: كَيْفَ رَأَيْتَ نُسُكَنَا هَذَا فَقَالَ: يُبَاهِي بِهَا أَهْلُ السَّمَاءِ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام قربانی کے دن نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہماری اس قربانی کے بارے میں تم کیا سمجھتے ہو؟ انہوں نے بتایا آسمان والے اس کے حوالے سے فخر کا اظہار کرتے ہیں۔ (مجمع الزوائد 5946، ورواہ البزار فی مسندہ)

## ☆ذوالحجہ کے دس دن☆

### حدیث نمبر26

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ.

**ترجمہ:**

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ذوالحجہ کے دس دنوں کی عبادت اللہ کو انتہائی محبوب ہے اس عشرہ کے ہر دن کے روزے کا ثواب سال بھر کے روزوں اور اس کی ہر رات کا قیام، شب قدر کے قیام کے برابر ہے۔

(ترمذی 758، ابن ماجہ 172، مشکوۃ 1471)

### حدیث نمبر27

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ، وَلَا أَحَبُّ إِلَى اللهِ الْعَمَلُ فِيهِنَّ مِنْ أَيَّامِ الْعَشْرِ فَأَكْثِرُوا فِيهِنَّ مِنَ التَّسْبِيحِ، وَالتَّهْلِيلِ، وَالتَّحْمِيدِ، وَالتَّكْبِيرِ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی بھی دن (ذوالحج کے پہلے عشرے کے دنوں) سے زیادہ عظمت والے نہیں ہیں اور (ذوالحج کے پہلے) عشرے کے دنوں میں عمل کرنے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور کوئی عمل زیادہ پسندیدہ نہیں ہے، تو تم لوگ ان دنوں میں بکثرت تسبیح، تہلیل، تحمید اور تکبیر پڑھو۔ (مجمع الزوائد 5932)

یہاں تسبیح سے مراد سبحان اللہ کہنا، تحمید سے مراد الحمد للہ کہنا، تہلیل سے مراد لا الہ الا اللہ کہنا اور تکبیر سے مراد اللہ اکبر کہنا ہے۔

## حدیث نمبر28

صیامُ کلِّ یومٍ مِنْ أَیَّامِ العَشرِ کَصِیَامِ شَھرٍ، وَصِیَامُ عرَفۃَ کَصِیامِ أَرْبَعَۃَ عشرَ شَھراً

ترجمہ: ذوالحجہ کے شروع کے دس دنوں میں سے ہر دن کا روزہ ایک ماہ کہ روزے کے برابر ہے، اور 9 ذی الحجہ کا روزہ چودہ ماہ کے روزے کے برابر ہے۔ (کنزالعمال 12117)

## حدیث نمبر29

مَا مِنْ أَیَّامٍ أَحَبَّ إِلَی اللہِ تَعَالَی أَنْ یُتَعَبَّدَ لَہُ فِیھَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّۃِ، یَعْدِلُ صِیَامُ کُلِّ یَوْمٍ مِنْھَا بِصِیَامِ سَنَۃٍ، وَقِیَامُ کُلِّ لَیْلَۃٍ مِنْھَا بِقِیَامِ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین ایام کہ جن میں اس کی عبادت کی جائے وہ ماہ ذی الحجہ کے دس دن ہیں، ان دس دنوں میں سے ہر دن ایسا ہے کہ اس میں روزہ رکھنا ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان دنوں میں ہر رات ایسی ہے کہ اس میں عبادت کرنا لیلۃ القدر میں عبادت کے برابر ہے۔ (کنزالعمال 12088)

## حدیث نمبر30

صَوْمُ یَوْمِ التَّرْوِیَۃِ کَفَّارَۃُ سَنَۃٍ، وَصَوْمُ یَوْمِ عَرَفَۃَ کَفَّارَۃُ سَنَتَیْنِ

ترجمہ: آٹھ 8 ذی الحجہ کا روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے اور 9 ذی الحجہ کا روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (کنزالعمال 12087)

## حدیث نمبر 31

مَنْ دَعَا بِهٰذَا الدُّعَاءِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ، مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ، أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ، اسْتُجِيبَ لَهُ۔

ترجمہ: جو شخص عرفہ کی رات اس دعا (کو پڑھنے کے ساتھ) اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے جبکہ دعا کرنے والا کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔ (وہ دعا یہ ہے):

سُبْحَانَ اللهِ الَّذِي فِي السَّمَاءِ عَرْشُهُ، سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْأَرْضِ مَوْطِئُهُ، سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ سَبِيلُهُ، سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْقُبُورِ فَضَاؤُهُ، سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ، سُبْحَانَ الَّذِي فِي النَّارِ سُلْطَانُهُ، سُبْحَانَ الَّذِي فِي الْهَوَاءِ رُوحُهُ، سُبْحَانَ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاءَ، سُبْحَانَ الَّذِي وَضَعَ الْأَرْضَ، سُبْحَانَ الَّذِي لَا مَنْجَى مِنْهُ إِلَّا إِلَيْهِ۔ (کنز العمال 12111)

## حدیث نمبر 32

أَفْضَلُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالْأَنْبِيَاءُ قَبْلِي عَشِيَّةَ عَرَفَةَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

ترجمہ: نبی پاک علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: افضل ترین دعا جو میں نے اور مجھ سے قبل انبیاء کرام نے عرفہ کی رات پڑھی وہ یہ ہے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (کنز العمال 12108)

## حدیث نمبر 33

إِذَا كَانَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ، لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَهْلُ عَرَفَةَ خَاصَّةً قَالَ: بَلْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً

ترجمہ: سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب عرفہ کی رات ہوتی ہے تو جس کے دل میں رائی کے دانے کہ برابر بھی ایمان ہوتا ہے اس کی مغفرت کردی جاتی ہے، صحابہ کرام نے عرض کی یارسول ﷺ یہ بات صرف عرفات والوں کے لیے ہے؟ (یعنی جو مسلمان حج کے لیے میدان عرفات میں ٹھہرے ہوں) فرمایا نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے لیے۔ (کنزالعمال 12095 ورواہ البرانی فی الکبیر)

## حدیث نمبر 34

إِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ، مَنْ مَلَكَ فِيهِ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ وَلِسَانَهُ، غُفِرَ لَهُ. يَعْنِي يَوْمَ عَرَفَةَ

ترجمہ: حضرت ابن عباس مروی ہے، جو شخص عرفہ (9 ذوالحجہ) کے دن اپنے کان، آنکھ اور زبان کی حفاظت کرے تو اسکی مغفرت کردی جاتی ہے۔ (کنزالعمال 12089، ورواہ احمد فی مسندہ)

## حدیث نمبر 35

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ أَنْ يُعْتِقَ اللهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَأَنَّهُ لَيَدْنُو، ثُمَّ يُبَاهِي الْمَلَائِكَةَ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عرفہ کے دن کے سوا کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ اتنی کثرت سے بندوں کو جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائیں۔ اس روز اللہ (اپنے بندوں کے) بہت قریب ہوتا ہے اور پھر فرشتوں کے ساتھ (ان حجاج کی وجہ سے) فخر کا اظہار کرتا ہے۔ (صحیح مسلم 3288، نسائی 3006، ابن ماجہ 3014، صحیح ابن خزیمہ 2827، کنزالعمال 12072)

**وضاحت:** اس حدیث پاک کہ تحت شیخ غلام رسول سعیدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی رحمت قریب ہوتی ہے یا اسکا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے خاص فرشتوں کو اپنے بندوں کے قریب کر دیتا ہے۔

(شرح صحیح مسلم جلد 03 صفحہ 694، فرید بک سٹال)

## حدیث نمبر36

عَنْ النَّبِیِ ﷺ اِذَا کَانَ یَوْمُ عَرَفَةَ نَشَرَ اللهُ تَعَالٰی رَحْمَتَهُ ، فَلَیْسَ مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرُ عِتْقًا مِنْهُ وَمَنْ سَالَ اللهَ تعالی یَوْمَ عَرَفَةَ حَاجَةً مَنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَالآخِرَةِ ، قَضَاهَا لَهُ ، وَصَوْمُ یَوْمِ عَرَفَةَ یُکَفِّرُ سَنَةً مَاضِیَةً وَ سَنَةً مُسْتَقْبِلَةً

**ترجمہ:**

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ جب عرفہ یعنی 9 ذوالحجہ کا دن آتا ہے تو اللہ تبارک وتعالی اپنی رحمت کو پھیلاتا ہے، اس دن سے زیادہ کسی دن میں بھی لوگ آگ سے آزاد نہیں ہوتے اور جس نے عرفہ کے دن دنیا یا آخرت کی حاجتوں میں سے اپنی کوئی بھی حاجت اللہ پاک سے طلب کی تو اللہ پاک اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے، اور عرفہ کے دن کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

(مکاشفۃ القلوب ص465)

**فرمان امام غزالی:**

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں یوم عرفہ آپ ﷺ کے لیے ہے اور آپ ﷺ کی خدمت وعزت دیگر تمام انبیاء کرام سے ارفع اور اعلیٰ ہے۔ (مکاشفۃ القلوب ص466)

## حدیث نمبر37

عَنْ أَبِی قَتَادَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ، وَالَّتِي بَعْدَهُ

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ سے مروی کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ یوم عرفہ کہ روزے کی وجہ سے ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہوں کو معاف فرمادے گا۔ (مسلم 2746، ترمذی 749، ابوداؤد 2425 ابن ماجہ 1730، معجم الصغیر 392)

## حدیث نمبر38

صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَصِيَامِ أَلْفِ يَوْمٍ

ترجمہ: سیدہ عائشہ سلام اللہ علیھا سے مروی ہے یوم عرفہ (یعنی 9 ذوالحج) کا روزہ ایک ہزار دن کے روزوں کے برابر ہے۔

(کنزالعمال 12084)

**یوم عرفہ سے مراد:**

یوم عرفہ سے مراد 9 ذوالحجۃ الحرام ہے، یعنی بڑی عید سے پہلے والا دن۔ (قربانی کے احکام ص118)

## حدیث نمبر39

**ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد (دس) دنوں میں ناخن، بال کاٹنے کا حکم:**

جو لوگ قربانی کا ارادہ رکھتے ہوں ان کے لیے مستحب یہ ہے کہ ماہ ذوالحجہ کا چاند نظر آنے کے بعد ناخن بال نہ ترشوائیں تاکہ حاجیوں سے مشابہت ہو جائے کیونکہ وہ حالت احرام میں حجامت نہیں کرواتے تاکہ قربانی ہر بال اور ناخن کا فدیہ بن جائے صحیح مسلم شریف میں ہے:

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ، فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعَرِهِ وَلَا بَشَرِهِ شَيْئًا

**ترجمہ:**

اُم المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ذی الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہو جائے اور تم میں (سے جو) کوئی قربانی کا ارادہ رکھتا ہو، تو اسے اپنے بال اور اپنی کھال سے کچھ نہیں چھونا چاہیئے (یعنی بال اور ناخن وغیرہ کچھ نہیں کاٹنا چاہیے)۔

(صحیح مسلم 5118، جامع ترمذی 1523، ابوداود 2791، ابن ماجہ 3149، نسائی 4366، مسند حمیدی 295، ابن حبان 5897، ابویعلی 6910، دارمی 1990 ورواہ احمد فی مسندہ، والحاکم فی المستدرک)

**مسئلہ:** مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو بیان کیا گیا کہ جب بقرہ عید کا عشرہ شروع ہو جائے تو قربانی کرنے والا اپنی حجامت نہ بنوائے اور نہ ہی ناخن کاٹے، اور بقیہ غیر ضروری بال بھی صاف نہ کرے، پھر دس تاریخ کو عید پڑھنے کے بعد یہ سب کچھ کرے، یہ حکم صرف استحبابی ہے۔ (یعنی ایسا کر لے تو بہتر ہے اور موجب ثواب ہے) لیکن چالیس دن کے اندر اندر ناخن کاٹنا، بغل کے بال اور موئے زیر ناف وغیرہ صاف کرنا ضروری ہے، اگر کسی کو چالیس دن سے اوپر ہو گئے تو ایسا شخص گناہ گار ہو گا۔

لہذا اگر بقرہ عید کے ابتدائی دنوں میں کسی شخص کو ناخن کاٹے، بال صاف کیے چالیس دن سے اوپر ہو گئے چاہے ایک دن ہی کیوں نہ ہو تو اس کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے ناخن کاٹے، بغل کے بال اور موئے زیر ناف وغیرہ صاف کرے اب اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ گناہ گار ہو گا۔

(ملخصاً فتاوی رضویہ جلد 20 ص 353)

## حدیث نمبر 40

### جو لوگ قربانی کی استطاعت نہ رکھتے ہوں انکے لیے بال اور ناخن ترشوانے کا حکم:

جو لوگ قربانی کی استطاعت نہ رکھتے ہوں اگر وہ بھی اس عشرہ یعنی یکم سے دس ذوالحجہ تک بال اور ناخن نہ کاٹیں اور پھر بقرہ عید کے دن نماز عید کے بعد حجامت کروالیں تو انشااللہ وہ بھی قربانی کا ثواب پالیں گے۔ (بہار شریعت حصہ 15 صفحہ 330)

اور اس حوالے سے ایک حدیث پاک حضرت عبد اللہ بن عمر بن عاص سے مروی ہے، کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحَى عِيدًا جَعَلَهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ، قَالَ الرَّجُلُ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا أُضْحِيَّةً أُنْثَى، أَفَأُضَحِّي بِهَا قَالَ: لَا، وَلَكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ، وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ، فَتِلْكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ

**ترجمہ:**

مجھے یوم ضحیٰ کا حکم دیا گیا، اس دن کو اللہ پاک نے اس امت کے لیے عید بنایا، ایک شخص نے عرض کی یارسول ﷺ اگر میرے پاس (ادھار کے لیے جانور) کے سوا کچھ نہیں ہے، تو کیا اس کی قربانی کروں؟ فرمایا: کہ نہیں، ہاں تم اپنے ناخن، بال اور مونچھیں اترواؤاور موئے زیر ناف (صاف کرو) اسی میں تمہاری قربانی اللہ پاک کے ہاں پوری ہو جائے گی۔ (سنن نسائی 4370، سنن ابی داؤد 2789 مشکوۃ 1479)

**شرح الحدیث:** اس حدیث پاک کے تحت مراۃ المناجیح میں ہے کہ جو قربانی نہ کرسکے، وہ بھی اس عشرہ میں حجامت نہ کرائے، بقر عید کے دن بعدِ نماز حجامت کرائے، توان شاءاللہ ثواب پائے گا۔ (مراۃ المناجیح جلد 2 ص 370 نعیمی کتب خانہ گجرات)

## ☆قربانی کے مسائل☆

**اس باب میں ہم قربانی کے متعلقہ مسائل کو سوالاًجواباً نقل کررہے ہیں تاکہ قارئین کو سمجھنے میں آسانی ہو۔**

**قربانی کی تعریف کیاہے؟**

ایک مخصوص جانور کو مخصوص دن اور مخصوص وقت میں بہ نیت قرب(یعنی اللہ پاک کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کے لیے یانیکی کی نیت سے )ذبح کرنا قربانی کہلاتاہے۔(درمختارج9ص519،بہارشریعت ص327ج3مکتبہ المدینہ)

**قربانی کس پرواجب ہوتی ہے؟**

قربانی واجب ہونے کی پانچ شرائط ہیں، جس میں یہ موجود ہوں گی اس پر قربانی واجب ہے۔

1:مسلمان ہونا

2:مقیم ہونا(مسافرنہ ہو)

3:آزاد ہونا(غلام نہ ہو)

4:بالغ ہونا

5:مالک نصاب ہونا

اس میں مرد اور عورت کی قید نہیں جس میں یہ جملہ شرائط پائی گئیں اور قربانی کے واجب ہونے کا سبب آیایعنی(وقت قربانی عید الاضحی کے ایام)اس وقت پر اس پر قربانی واجب ہوگی۔(بہارشریعت ج3حصہ15ص332، قربانی کے احکام ص66)

**مالک نصاب ہونے کامطلب کیاہے؟**

قربانی کے دنوں میں کسی شخص کے پاس ساڑھے سات تولے سونایاساڑے باون تولے چاندی ہویااتناسونایاچاندی کی مالیت کے برابرمال تجارت یااتنی مالیت کے برابر حاجت اصلیہ سے زائد سامان ہواس شخص پر اتنا قرض نہ ہو کہ جس کو ادا کرنے سے اوپر بیان کردہ نصاب باقی نہ رہے تو اس شخص پر قربانی واجب ہے،یعنی ایسے شخص کو اصطلاح شرع میں مالک نصاب کہیں گے۔(فتاوی رضویہ ج20ص361)

**اگر ایک گھر میں زیادہ مالک نصاب ہوں تو؟**

اوپر ذکر کیا گیا کہ قربانی کس پہ واجب؟یعنی مالک نصاب، تو یاد رہے اگر ایک گھر میں ایک سے زیادہ ایسے افراد موجود ہیں جو مالک نصاب ہیں تو ان سب پر علیحدہ، علیحدہ قربانی واجب ہو گی، اور اگر قربانی کا وقت گزر گیا، قربانی نہیں کی تو انہیں چاہیے کہ اتنی قیمت فقراء کو صدقہ کریں۔

(فتاوی رضویہ جلد20 صفحہ 361)

**عرض مؤلف:** اگر ایسی صورت پیش آئے کہ ایک گھر میں زیادہ مالک نصاب ہیں تو وہ اپنی اپنی الگ قربانی بھی کر سکتے ہیں، لیکن اگر سب مل کہ بڑا جانور لے آئیں جس میں سات حصے ہو سکتے ہیں یہ بھی بہتر رہے گا۔

**اوپر حاجت اصلیہ کا لفظ استعمال ہوا اسکا کیا مطلب ہے؟**

وہ چیزیں جن کی عموماانسان کو ضرورت ہوتی ہے اور ان کے بغیر گزر اوقات میں شدید دشواری ہوتی ہے جیسے کہ رہنے کا مکان، پہننے کے لیے کپڑے، سواری، علم دین کے متعلق کتابیں، پیشے کے متعلق اوزاراور خانہ داری کا سامان وغیرہ۔

(فتاویٰ رضویہ ج20 ص361، بہار شریعت ج3 حصہ 15 ص334، سنت ابراہیمی ص226، قربانی کے احکام ص42)

**اگر کسی شخص پہ قربانی واجب ہے مگر وہ نہ کرے تو؟**

اگر کسی شخص پہ قربانی واجب ہے، اسکے باوجود بھی وہ قربانی نہیں کرتا تو ایسے شخص کے حوالے سے سخت وعید آئی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ ، وَلَمْ يُضَحِّ ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا

ترجمہ: جو شخص وسعت کے باوجود(یعنی وہ مالک نصاب ہے قربانی اس پہ واجب اسکے باوجود بھی) قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔(ابن ماجہ 3123، المستدرک 7565، سنن الکبری 19019، کنزلعمال 12159، ورواہ احمد فی مسندہ)

**قول امام مالک:**

عالم مدینہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وَلاَ أُحِبُّ لأَحَدٍ مِمَّنْ قَوِيَ عَلَى ثَمَنِهَا أَنْ يَتْرُكَهَا (موطاامام مالک 1073)

ترجمہ: اور جو شخص اس کی (یعنی قربانی کی) قیمت پر قدرت رکھتاہے اس کے لیے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ اسے (یعنی قربانی کو) ترک کرے۔

**اگر کسی پہ قربانی واجب ہے مگر نقد رقم نہیں ہے، یعنی سوناوغیرہ اتنا ہے کہ مالک نصاب میں یہ شخص شامل ہے تو وہ کیا کرے؟**

اگر کسی پہ قربانی واجب ہے مگر اسکے پاس رقم نہیں تو وہ قرض لے کر قربانی کرے۔(فتاوی رضویہ جلد 20ص270، وقار الفتاوی جلد2ص470)

**ایک شخص مالک نصاب تھا اس نے کسی کو قرض دیا، قربانی کے ایام آگئے اسکو قرض واپس ملنے کی امید بھی نہیں، اسکے پاس کوئی اور رقم بھی نہیں کہ جانور خرید سکے اور یہ شخص قرض دے کر مالک نصاب بھی نہیں رہا تو ایسے شخص پہ قربانی کا کیا حکم ہے؟**

صورت مذکورہ میں یہ شخص جسے قرض دیا اسے قرض کا مطالبہ کرے، جتنے پیسوں کا جانور آئے گا، اگر تو مل گئے ٹھیک ہے ورنہ اس شخص پہ قربانی واجب نہیں، نہ ہی قرض ملنے کہ بعد جانور کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہے۔(فتاوی عالمگیری، ج5ص292، بہار شریعت جلد3ص333)

**ایک شخص چار، پانچ سال سے صاحب نصاب ہے مگر اس نے قربانی نہیں کی، کیا اس سال وہ اپنی پچھلی قربانیاں کر سکتا یا ایک بڑا جانور خرید کہ پچھلے سالوں کی قربانیوں کے حصے اور اس سال کی قربانی کا حصہ سمجھ کر قربانی کر سکتا ہے؟**

اس شخص پہ لازم ہے کہ جتنے سالوں کی قربانیاں نہیں کی اتنی سالوں کی بکری کی قیمت صدقہ کرے، کیونکہ قربانی کا سبب وقت ہے یعنی عید الاضحی کے ایام وہ وقت گزر گیا اب قربانی نہیں ہو سکتی، اور نہ ہی بڑے جانور میں پچھلے سالوں کے حصے ڈال سکتے ہیں اگر ایسا کیا تو اسی سال کی قربانی ہی ہو گی، اور بقیہ سالوں کی قربانی نہیں ہو گی، محض نفل ہو گی اور ایسی صورت میں جانور کا سارا گوشت صدقہ کرنا لازم ہو گا۔(ردالمختار جلد9ص540 بہار شریعت جلد3ص343، 338)

**اگر ایک نابالغ بچہ ہے اسکے پاس اتنی رقم ہے کہ یہ صاحب نصاب بن جاتا ہے تو کیا اس پہ بھی قربانی واجب ہو گی، یا اسکی طرف سے اسکے باپ پہ واجب ہو گی؟**

نابالغ پر قربانی واجب نہیں اور نہ ہی اسکی طرف سے اسکا باپ قربانی کرے گا۔(فتاوی رضویہ جلد20ص369)

**ایک شخص مالک نصاب ہے(غنی ہے)اسکا قربانی کا جانور مر گیا تو اس صورت میں وہ کیا کرے؟**

اگر صاحب استطاعت شخص کی قربانی کا جانور مر گیا تو اس پہ لازم ہے کہ دوسرے جانور کی قربانی کرے، نیز اگر اسکا جانور چوری ہو گیا تھا یا گم ہو گیا تھا اس نے دوسرا جانور خرید لیا اب پہلے والا جانور بھی مل گیا تو اسے اختیار ہے جس جانور کی چاہے قربانی کر سکتا ہے۔(ہدایہ کتاب الاضحیہ جلد4ص470، بہار شریعت جلد ص342،)

**قربانی کا وقت کب سے کب تک ہے؟**

قربانی کا وقت 10 ذوالحجہ کے طلوع آفتاب صبح صادق سے لے کر 12 ذوالحجہ کے غروب آفتاب تک ہے یعنی تین دن، دوراتیں اور ان دنوں کو ایّام نحر بھی کہتے ہیں۔(بہار شریعت ج3 حصہ 15 ص336، کمافی الفتاوی رضویہ)

## قربانی کے وقت پر دلائل

وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: الْأَضْحَى يَوْمَانِ بعد يَوْمِ الْأَضْحَى

**ترجمہ:** حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قربانی (یعنی 10 ذوالحجہ) کے دن کے دو دن بعد تک قربانی کرنا جائز ہے۔

(موطاامام مالک، 1071، موطاامام محمد 637 مکتبہ رحمانیہ، سنن الکبری للبیہقی 19065، دالکتب علمیہ، مشکوۃ 1473)

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان پہنچا: اَلنَّحْرُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ

ترجمہ: آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قربانی کے دن تین ہیں۔(احکام القرآن لطحاوی جلد2 ص205ح1569)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَلذِبْحُ بَعْدَ النَّحْرِ يَوْمَانِ

**ترجمہ:** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یوم نحر کے بعد ذبح کا (قربانی کا) وقت دو دن ہے۔

(احکام القرآن لطحاوی جلد2 ص206، سنن الکبری للبیہقی 19255)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلنَّحْرُ يَوْمَانِ بَعْدُ يَومِ النَّحْرِ وَاَفْضَلُهَا يَوْمُ النَّحْرِ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، قربانی یوم نحر (دس ذوالحجہ) کے دو دن بعد تک ہے (یعنی 11 اور 12 ذوالحجہ) تک اور افضل (قربانی) پہلے دن کی ہے۔ (بڑی عید والے دن کی قربانی افضل ہے)۔ (احکام القرآن لطحاوی جلد 2 ص 205 ح 1571)

حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کا ایک فرمان امام علی متقی ہندی نے بھی نقل کیا آپ فرماتے ہیں:

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: أَيَّامُ النَّحْرِ ثَلَاثَةٌ، وَأَفْضَلُهُنَّ أَوَّلُهُنَّ

ترجمہ: قربانی کے دن تین ہیں اور ان میں افضل (دن) پہلا دن ہے (یعنی دس ذوالحجہ)۔ (کنز العمال 12676)

**کن جانوروں کی قربانی کی جائے گی؟**

قربانی کون کون سے جانوروں کی، کی جائے گی اس حوالے ہم سب سے پہلے قرآن مجید کو دیکھیں گے تو اللہ تعالی نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ

ترجمہ: اور ہر امت کے لیے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی تاکہ وہ اس بات پر اللہ کا نام یاد کریں کہ اس نے انہیں بے زبان چوپایوں سے رزق دیا۔ (سورۃ الحج آیت 35)

اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ ترجمہ: تمہارے لیے حلال کر دیئے گئے ہیں چوپائے سوائے انکے جو تمہارے سامنے بیان کر دیئے جائیں گے۔ (مائدہ آیت 01)

جب ہم ان آیتوں کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے، چوپائے حلال ہیں، تو یہ لفظ عام ہے جو بہت سے چوپائیوں کو شامل ہے تو ایک تیسری آیت سے یہ بات بھی واضح ہو گی کہ کون سے چوپائے ہیں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ مِنَ

الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ ءَالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ۝ وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ

ترجمہ: کھاؤاس میں سے جو اللہ نے تمہیں روزی دی اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو بے شک وہ تمہارا صریح دشمن ہے، آٹھ نر اور مادہ ایک جوڑا بھیڑ کا اور ایک جوڑا بکری کا تم فرماؤ کیا اس نے دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں مادہ پیٹ میں لیے ہیں کسی علم سے بتاؤ اگر تم سچے ہو، اور ایک جوڑا اونٹ کا اور ایک جوڑا گائے کا۔(سورۃ انعام آیت 142 تا 144)

**حاصل کلام:** تو قرآن پاک کی روشنی میں ہمیں واضح ہو گیا کہ قربانی کے جانور کون سے ہیں، کل آٹھ جانور بیان ہوئے ہیں: اونٹ اور اونٹنی، گائے اور بیل (بھینس، بھینسا)، بکرا اور بکری، بھیڑ اور دنبہ۔

**نوٹ:** بھینس، گائے کے تحت داخل ہے اسکی بحث آگے آئے گی ان شاء اللہ۔

## کس عمر کے جانور کی قربانی کی جائے گی؟

قربانی کے جانوروں کی عمر کے حوالے پہلے احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

**وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نِعْمَتِ الْأُضْحِيَّةُ الْجذعُ مِنَ الضَّأْنِ**

**ترجمہ:** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”بھیڑ کے 6 ماہ کے بچے کی قربانی اچھی قربانی ہے۔ (ترمذی 1499، مشکوۃ 1468)

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَذْبَحُوا، إِلَّا مُسِنَّةً، إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ، فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً، مِنَ الضَّأْنِ

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قربانی) میں دو دانتا (یعنی دوندا) جانور ہی قربان کرو، لیکن اگر (تمہیں دوندا جانور) نہ ملے تو پھر 6 ماہ کا بھیڑ کا بچہ (جو دیکھنے میں سال بھر کا لگے) ہی ذبحہ کر دو۔ (مسلم 5082، ابوداود 2797، نسائی 4383، ابن ماجہ 3141، ابن خزیمہ 2918، مشکوۃ 1455)

اس حدیث مبارکہ میں لفظ مسنہ آیا ہے جسکا مطلب دوندا جانور یعنی دوندا جانور قربان کرنے کا حکم دیا گیا ہے، تو اس حوالے سے ہم فقہاء کی آراء اور فتاوی جات کو دیکھیں گے چناچہ فتاوی ہندیہ، در مختار، فتاوی رضویہ، مراۃ المناجیح، بہارِ شریعت اور دیگر کتب فقہ میں ہے:

فَمِنْ اِبِلِ اَلَّتِی تَمَّتْ لَهَا خَمْسُ سِنِینَ وَ دَخَلَتْ فِی السَّادِسَةِ وَ مِنَ الْبَقَرِ الَّتِی تَمَّتْ لَهَا سَنَتَانِ وَ دَخَلَتْ فِی الثَّالِثَةِ، وَ مِنَ الضَّأْنِ وَ الْمَعْزِ مَا تَمَّت لَهُ سَنَةٌ، وَ الْجَذَعَةُ لَا تُجْزِی فِی الْأُضْحِیَّةِ إِذَا كَانَ قَادِرًا عَلَى مُسِنَّةٍ

ترجمہ: (قربانی میں وہ) اونٹ لگے گا جس کی عمر پانچ سال مکمل ہو گئی ہو اور وہ چھٹے سال میں داخل ہو چکا ہو، اور وہ گائے (بھینس) لگے گی جس کی عمر دو سال مکمل ہو چکی ہو اور وہ تیسرے میں داخل ہو چکی ہو، بھیڑ اور بکری میں سے وہ لگے گی جس کی عمر ایک سال مکمل ہو چکی ہو اور وہ دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہو، اور ایک سال سے کم عمر کا (بھیڑ کا بچہ) اسکی قربانی تب جائز ہے اگر دوندا جانور نہ مل سکے۔

(فتاوی ہندیہ جلد 5 ص 297، فتاوی رضویہ جلد 20 ص 443)

**لہذا** قربانی کے جانوروں کی عمریں درج ذیل ہوں گی:

(1) اونٹ پانچ سال کا ہو۔

(2) گائے / بھینس دو سال کی ہو۔

(3) بکری ایک سال کی ہو اس سے زیادہ ہو تو افضل ہے۔

(4) دنبہ یا بھیڑ چھ ماہ کا جو دیکھنے میں ایک سال کا لگے، جب دوندا جانور نہ مل سکے۔ (بہار شریعت ج 3 حصہ 15 ص 340، مراۃ المناجیح ص 344)

**قول ملا علی قاری:** مفتی احمد یار خان رحمہ اللہ نے ملا علی قاری کے حوالے سے نقل کیا کہ وہ فرماتے ہیں: **افضل قربانی اونٹ کی ہے، پھر گائے (بھینس) کی، پھر بکری کی اور پھر بھیڑ کی۔** (مراۃ شرح مشکوۃ جلد 2 ص 344)

### قربانی کے جانوروں کون کون سے اجزاء کھانا جائز نہیں؟

حلال جانوروں کے تمام اعضاء حلال ہیں مگر ان میں سے بعض کا کھانا حرام یا ممنوع یا مکروہ ہے۔

(1) رگوں کا خون (2) پِتّا (3) مثانہ (4،5) علامات نر و مادہ۔

(6) کپورے (7) غدود (8) حرام مغز

(9) گردن کے دو پٹھے جو شانوں تک کھنچے ہوتے ہیں (10) جگر کا خون

(11) تلی کا خون (12) وہ خون جو کہ جانور کو ذبح کرنے کے بعد نکلتا ہے۔

(13) دل کا خون (14) پت یعنی وہ زرد پانی جو کہ جانور کے پتے میں ہوتا ہے۔

(15) ناک کی رطوبت جو کہ اکثر بھیڑ میں ہوتی ہے (16) پاخانہ کا مقام

(17) اوجھڑی (18) آنتیں۔

(19) نطفہ (20) وہ نطفہ جو کہ خون بن گیا ہو،

(21) گوشت کا لوتھڑا جو کہ پورا جانور بن گیا ہو اور مردہ یا بے ذبح مر گیا، یہ سب کھانا ممنوع ہیں۔

(فتاوی رضویہ ج20 ص 241، قربانی کے احکام ص227، سنت ابراہیمی 267)

### کپورے کھانا کیسا؟

کپورے کھانا مکروہ تحریمی ہے، ان کی کراہت کی تو حدیث پاک بھی بیان کی گئی ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنھما فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلىَ اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ مِنَ الشَّاةِ سَبْعًا الدَّمُ وَالْمَرَارَةُ وَالذَّكَرُ وَالْاُنْثَيَيْنِ وَالْحَيَاُ وَالْغُدَّةُ وَالْمَثَانَةُ قَالَ وَكَانَ اَعْجَبُ عَلَيْهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُقَدِّمَهَا

ترجمہ: کہ رسول کریم ﷺ بکرے (ذبیحہ جانور) کے سات اعضاء کو مکروہ قرار دیتے تھے وہ سات یہ ہیں:

خون، پتا، ذکر، کپورے، شرمگاہ، غدود، مثانہ اور فرمایا آپ نبی کریم ﷺ کو بکری کا اگلا حصہ یعنی کہ دستی اور گردن پسند تھا۔

(المعجم الاوسط، ج10، ص217، دارلمطارف الریاض، سنن الکبری ج14 ص401، فتاوی رضویہ ج20 ص234، فتاویٰ فیض رسول ج2 حصہ 431)

**فرمان امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ:** خون کا حرام ہونا تو قرآن پاک کی نص (واضح آیت) سے بھی ثابت ہے۔ (فتاوی رضویہ جلد20 ص232)

## کیا اوجھڑی کھانا جائز ہے؟

اوجھڑی کھانا مکروہ تحریمی ہے کیونکہ اس کے اندر غلاظت بھری ہوتی ہے۔

(فتاوی رضویہ شریف ج20 ص238، فتوی فیض رسول ج2 ص432، قربانی کے احکام ص231)

اللہ رب العزت نبی پاک ﷺ کے متعلق فرماتا ہے: وَيُحَرِّمُ عَلَيۡهِمُ الۡخَبٰٓئِثَ (سورۃ الاعراف آیت157)

ترجمہ: کہ وہ (نبی ﷺ) خباثت یعنی گندی چیزیں ان پر حرام فرمائے گا، اور خباثت سے مراد وہ اشیاء ہیں جن سے سلیم الطبع لوگ گھن کریں، اور ذکر وفرج (علامت نر ومادہ) کی حرمت (یعنی انکا کھانا حرام ہے) پر غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ان دونوں مقامات کی حرمت کہ وجہ یہ ہے کہ ان سے نجاست گزرتی ہے، اور فطرت سلیمہ اس سے نفرت کرتی ہے، اس وجہ سے شریعت مطہرہ نے اسے حرام فرما دیا اور اوجڑی تو ہے ہی محل نجاست تو یہ بدرجہ اولی کھانا ممنوع ہوگی، (ملخصا فتاوی فیض رسول ج2 ص433)

## کون سے ایسے عیب ہیں جو جانور میں پائیں جائیں تو اس جانور کی قربانی نہیں ہوگی؟

قربانی کے جانور کا عیب سے خالی ہونا ضروری ہے تھوڑا سا عیب ہو تو قربانی ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی اور زیادہ عیب والے جانور کی قربانی نہیں ہوگی۔ (درمختار کتاب لاضحیہ ج9 ص535، سنت ابراہیمی ص250)

ہم قربانی کے جانوروں کے متعلق احادیث مبارکہ پیش کریں گے۔

رسول اکرم محمد مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَرْبَعٌ، لَاتُجْزِئُ فِی الْأَضَاحِیِّ الْعَوْرَاءُ الْبَیِّنُ عَوَرُھَا، وَالْمَرِیضَةُ الْبَیِّنُ مَرَضُھَا، وَالْعَرْجَاءُ الْبَیِّنُ ظَلْعُھَا، وَالْکَسِیرَۃُ الَّتِی لَا تُنْقِی

**ترجمہ:** کہ چار قسم کے جانور قربانی کے لیے درست نہیں، انکی قربانی جائز نہیں:

(1) ایسا کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو۔

(2) ایسا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو۔

(3) ایسا لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔

(4) ایسا لاغر جس کی ہڈیوں میں مغز ہی نہ ہو۔

(ترمذی 1497، ابوداود 2802، ابن ماجہ 3144، نسائی 4374 موطا امام مالک 1094 مکتبہ رحمانیہ، بلوغ المرام، 1163،، سنن الکبری للبیہقی 19094، دار لکتب علمیہ، دارمی 1992، مشکوۃ 1465)

حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَی أَنْ یُضَحَّی بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ ٹوٹے اور کن کٹے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے۔

(ترمذی 1504 سنن ابوداوٗد 2805، سنن ابن ماجہ 3145، سنن الکبری للبیہقی 19104، مشکوۃ 1464)

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَیْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا نُضَحِّیَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا بَتْرَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم (قربانی والے جانور کے) آنکھ اور کان کو غور سے دیکھیں اور ہم کوئی ایسا جانور ذبح نہ کریں جس کا کان آگے سے کٹا ہو یا پیچھے سے کٹا ہوا ہو یا دم کٹی ہوئی ہو یا کان میں سوراخ ہو۔

(ترمذی 1503، ابوداود 2804، ابن ماجہ 3143، نسائی 4377، بلوغ المرام 1165، مجمع الزوائد 5947، دارمی 1994، وروہ احمد فی مسندہ، والحاکم، وابن حبان)

وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَجُوزُ مِنَ الْبُدْنِ الْعَوْرَاءُ، وَلَا الْعَجْفَاءُ، وَلَا الْجَرْبَاءُ، وَلَا الْمُصْطَلِمَةُ أَطْبَاؤُهَا

ترجمہ: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ نے فرمایا: قربانی کے جانور میں کانے یا بلکل لاغر یا خارش زدہ یا ایسا جانور جس کے تھن کاٹ لیے گئے ہوں اسکی قربانی جائز نہیں۔(مجمع الزوائد 5949،ورواہ الطبرانی فی الاوسط)

جانوروں کے عیوب کے متعلق وضاحت درج ذیل ہے:

(1) جس کے پیدائشی سینگ نہ ہوں اس کی قربانی جائز ہے اور اگر سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے اور اگر جڑ تک ٹوٹے ہیں تو وہ ناجائز ہے اس سے کم ٹوٹا ہے تو جائز ہے۔(عالمگیری ج5ص297، سنت ابراہیمی ص250، قربانی کے احکام ص164)

(2)اندھے جانور کی قربانی جائز نہیں اور جس کا کانا پن ظاہر ہو تا ہو اس کی بھی قربانی جائز نہیں ہاں بھینگے جانور کی قربانی جائز ہے۔

(3) جس کے پیدائشی کان نہ ہوں یا ایک کان نہ ہو اس کی بھی قربانی جائز نہیں۔

(4)ایسا پاگل جانور کہ چَرتا نہ ،ہو اس کی بھی قربانی جائز نہیں۔

(5)اتنا کمزور کہ ہڈیوں میں مغز ہی نہ رہا ہو۔

(6)ایسا لنگڑا جانور جو خود اپنے پاؤں پر چل کر قربان گاہ تک ہی نہ جاسکے اس کی بھی قربانی جائز نہیں۔

(7)کان،دم،چکی ایک تہائی سے زیادہ کٹی ہو۔

(8)جانور کی ناک کٹی ہو۔

(9) خنثیٰ جانور کی بھی قربانی جائز نہیں،(یعنی وہ جانور جس میں نر اور مادہ دونوں علامتیں پائی جائیں)

(10)جس جانور کا پاؤں کاٹ لیا گیا ہو،اسکی بھی جائز نہیں۔

(11) جس جانور کے تھن کٹے ہوں یا خشک ہوں اسکی قربانی ناجائز ہے۔

(12) بکری کا ایک تھن خشک ہو، اور گائے (بھینس) کے دو تھن خشک ہوں، ان سب عیوب والوں کی قربانی جائز نہیں۔

(در مختار ج9، سنت ابراہیمی ص250، ہندیہ ج5 ص297 تا299، بہار شریعت، حصہ 15، ص341)

**دو لوگ مل کر جانور ذبح کرنا چاہتے ہیں اسکی شرعی صورت کیا ہو گی؟**

قربانی میں مستحب یہ ہے کہ قربانی کرنے والا اپنے ہاتھ سے کرے، لیکن ہمارے ہاں عُرفاً جس کی قربانی ہے وہ بھی قصاب کے ساتھ وقت ذبح چھری پر ہاتھ رکھ لیتا ہے، جس کی طرف سے قربانی کی جارہی ہو اس کا چھری پر ہاتھ رکھنا ضروری نہیں، لیکن اگر کوئی ہاتھ رکھتا ہے تو یاد رکھیے اس صورت میں ہاتھ رکھنے والے (مالک) اور ذبح کرنے والے (یعنی قصاب) دونوں پر تکبیر کا کہنا واجب ہے، اور اگر ان میں سے کسی ایک نے بھی جان بوجھ کر اللہ پاک کا نام ترک کر دیا یا پھر یہ خیال کہہ کر کے چھوڑ دیا کہ دوسرے نے کہہ لیا ہے مجھے کہنے کی ضرورت نہیں تو دونوں صورتوں میں جانور حلال نہ ہو گا۔(در مختار ج9 ص438، فتاویٰ رضویہ شریف ج20، بہار شریعت ج3 حصہ 15 ص318، سنت ابراہیمی ص274)

**قربانی کی کھال کا کیا حکم ہے؟ نیز کیا کھال، رسی یا سری پائے بطور اجرت قصاب کو دے سکتے ہیں؟**

قربانی کی کھال، رسی، سری پائے اور گوشت میں سے کوئی چیز بھی قصاب یا ذبح کرنے والے کو اجرت میں نہیں دے سکتے اجرت اس کو اپنے پاس سے کوئی دوسری چیز دینی ہو گی۔(بہار شریعت ج3 حصہ 15 ص346، فتاوی رضویہ شریف ص449 ج20)

اس حوالے جناب مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

اَمَرَنِی رَسُوْلُ اللہِ صَلیَ اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰی بَدَنَۃٍ وَاَنْ اُقْسِمَ جُلُوْدَھَا وَجِلَالَھَا وَاَمَرَنِی اَنْ لَا اُعْطِی الْجَازِرَ مِنْھَا شَیْئًا وَقَالَ نَحْنُ نُعْطِیْہِ مِنْ عِنْدِنَا

ترجمہ: مجھے حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اونٹوں کے پاس جاؤں اور ان کی کھالوں اور ان کی جل کو تقسیم کروں اور آپ ﷺ نے ان کی کھال میں سے کچھ بھی قصاب کو اجرت میں نہ دوں اور مولا علی فرماتے ہیں کہ ہم قصاب کو اجرت اپنے پاس سے دیتے تھے۔

(بخاری 1717، مسلم 3183، ابوداود 1769، ابن ماجہ 3099، بلوغ المرام 1166، مسند حمیدی 42، سنن الکبریٰ البیہقی 10201، واخرجہ ابویعلی، ورواہ احمد والدارمی)

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ بَاعَ جَلَدَ اُضْحِيَّةٍ فَلَا اُضْحِيَّةَ لَه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نبی پاک ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے (اپنی) قربانی کی کھال فروخت کر دی، اسکی کوئی قربانی نہیں۔ (شرح صحیح مسلم جلد 3 ص 151)

**کیا قربانی کی کھال مسجد میں یا مدرسے میں دے سکتے ہیں؟ تاکہ مسجد، مدرسے کی مرمت، امام ومؤذن اور مدرسین کی تنخواہ میں اسکی رقم صرف ہو سکے؟**

ایک اصول یاد رکھیں کہ قربانی کی کھال ہر اس کام میں صرف کر سکتے ہیں جو نیکی وکار خیر اور اجر وثواب کا باعث ہو، لہذا مسجد، مدرسہ یا اسکے علاوہ ہر وہ کام جو صدقہ جاریہ ومسلمانوں کی فلاح کا سبب بنے اس میں کھال صرف کر سکتے ہیں۔ (ملخصاً فتاوی رضویہ جلد 20، ص 473/477)

**اونٹ کو نحر کیا جائے گا یا ذبح اور کیا اونٹ کو تین جگہ سے ذبح کیا جائے گا؟**

اونٹ کو نحر کیا جائے گا یہی نبی پاک ﷺ کی سنت ہے چنانچہ اس حوالے سے بخاری، مسلم، ابو دود، مشکوۃ ودیگر کتب میں حدیث ہے:

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ بَارِكَةً، فَقَالَ: ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً، سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: زیاد بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک آدمی کے پاس آئے اور وہ اپنی قربانی کے اونٹ کو بٹھا کر نحر کر رہا تھا انھوں نے فرمایا: اسے اٹھا کر کھڑی حالت میں گھٹنا باندھ کر (نحر کرو، یہی) تمھارے نبی ﷺ کی سنت ہے۔

(بخاری 1713، مسلم 3193، ابوداود 1768، دارمی 1955، مشکوۃ 2637)

اونٹ کو نحر کرنا اور گائے بکری کو ذبح کرنا سنت ہے اگر کسی نے ایسا نہیں کیا، اونٹ کو نحر نہیں کیا تو وہ تب بھی حلال ہی ہے قربانی ہو جائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ اور خلاف سنت ہے۔

عوام میں ایک غلط بات مشہور ہے کہ اونٹ کو تین جگہ سے ذبح کیا جاتا ہے ایسا کرنا مکروہ ہے اور یہ بلاوجہ جانور کو ایذا دینا ہے جس کی ممانعت کی گئی ہے۔ (بہار شریعت ج3 حصہ 15 ص312)

### حاملہ (گھابن) اور دودھ دینے والے جانور کی قربانی کرنا کیسا؟

گھابن جانور بھینس، گائے، بکری، بھیڑ وغیرہ کی قربانی جائز تو ہے لیکن شریعت نے اس کو ناپسند فرمایا ہے یعنی اگر کوئی کرے تو ہو جائے گی مگر ناپسند ہے۔ (فتاوی رضویہ شریف ج20 ص370، قربانی کے احکام ص177)

اسی طرح دودھ دینے والے جانور کی قربانی جائز تو ہے لیکن شریعت نے اس کو ناپسند فرمایا ہے حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

ایک طویل حدیث ہے اس میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لَاتَذْبَحِنَّ ذَاتَ دَرٍّ یعنی دودھ دینے والے جانور کو ذبح نہ کرنا۔

(ترمذی 2369، کنزالعمال 5467، 12173، فتاوی رضویہ ج20 ص370)

### قربانی کے لیے جانور خریدا، وہ جانور دودھ دیتا ہے تو اس دودھ کا کیا حکم ہے؟

قربانی والے جانور کا دودھ دوہنا مکروہ ہے اور اس سے کسی قسم کا بھی نفع لینا مکروہ ہے، یعنی اسکا دودھ بیچنا، اگر جانور دودھ والا ہے تو اس کے تھن پر ٹھنڈا پانی چھڑکیں کہ دودھ خشک ہو جائے اور اس سے بھی کام نہ چلے تو اس جانور کا دودھ نکال کر دودھ کو صدقہ کر دیں۔

(در مختار ج9 ص476، عالمگیری ج5 ص301، بہار شریعت ج3 حصہ 15 ص347)

### سات حصوں والے جانور میں گوشت کی تقسیم، شرعی طریقے سے کیسے کریں گے؟

جب شرکت میں اونٹ، گائے، بھینس کی قربانی کی جائے تو ضروری ہے کہ گوشت کو تمام حصہ داروں میں وزن کرکے برابر تقسیم کیا جائے اندازے سے اس کو تقسیم کرنا جائز نہیں کہ گوشت جو ہے وہ وزنی اشیاء میں سے ہے اور اندازے سے تقسیم کرنے میں بیچنے کے معنی پائے جاتے ہیں اگرچہ حصہ دار آپس میں ایک دوسرے کو زیادہ جانے والا گوشت معاف بھی کردیں تب بھی ایک دوسرے کو زیادتی کا مالک بنانا جائز نہیں۔

(درالمختار ج9ص460، بہار شریعت ج2 حصہ 15 ص335، قربانی کے احکام ص189،)

### مشقت اور گناہ سے بچنے کے لیے حصہ داروں کے لیے گوشت کی تقسیم کے دو حیلے درج ذیل ہیں:

(1) ذبح کے بعد جانور کا سارا گوشت ایسے بالغ مسلمان کو ہبہ (یعنی تحفہ مالک) کردیں جو ان حصہ داروں کی قربانی میں شریک نہ ہو اب وہ اندازے سے تقسیم کر سکتا ہے کیونکہ اب ان سب نے ایک ایسے شخص کو اپنے اپنے حصے کا مالک کردیا جو کہ ان میں سے نہیں ہے اور جب ان کی ملکیت سے گوشت نکل گیا اور کوئی دوسرا شخص اس کا مالک ہوگیا تو وہ اپنی مرضی سے اپنی ملکیت سے جتنا چاہے دے سکتا ہے خواہ وہ کسی کو کم دے خواہ وہ کسی کو زیادہ دے اسی کی مرضی پر موقوف ہوگا۔

(2) دوسری صورت یہ ہے کہ گوشت تقسیم کرتے وقت اس میں سے کوئی جنس جیسا کہ کلیجی مغز وغیرہ شامل کی جائے تو بھی اس کو اندازے سے تقسیم کرسکتے ہیں کیونکہ گوشت اب دوسری جنس کے ساتھ مل گیا تو اب ایک جنس کو دوسری جنس کے ساتھ بدل دینے کی وجہ سے معنی ربا یعنی سود نہیں ہوگا لہٰذا یہ جائز ہے۔(درمختار ج9ص460، ہندیہ ج11 ص21، قربانی کے احکام ص191 تا192)

### مفید مشورہ:

احتیاط اور شرعی تقاضوں کے مطابق اجتماعی قربانی الحمد اللہ دعوت اسلامی کی طرف سے ہوتی ہے، آپ بھی اگر شرکت کرنا چاہتے ہیں تو اپنے علاقے کہ دعوت اسلامی کے ذمہ دار سے مل کر دعوت اسلامی کی اجتماعی قربانی میں حصہ ڈالیے، یا کسی ایسے شخص کو حصوں میں شامل کیجیے جو

عالم ہو یا کم از کم قربانی کے شرعی مسائل جانتا ہو، یا اجتماعی قربانی سے پہلے کسی عالم دین سے رابطہ کر کہ ذبح و شرکت کے متعلق شرعی رہنمائی لی جائے۔

**قربانی کے جانور میں کتنے حصے کیے جائیں گے، یا کتنے افراد کی شرکت ہو سکتی ہے؟**

بڑے جانور یعنی اونٹ، گائے اور بھینس میں صرف سات افراد شریک ہو سکتے ہیں جمہور فقہا و احناف کا مؤقف یہی ہے۔

،(سنت ابراہیمی ص256، قربانی کے احکام ص142)

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَحَرْنَا بِالْحُدَيْبِيَةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں اونٹ کو سات آدمیوں کی طرف سے نحر کیا، اور گائے کو بھی سات آدمیوں کی طرف سے۔

(ابن ماجہ 3132، صحیح مسلم 3187، ترمذی 904، ابو داود 2808، سنن الکبری للبیقی 19129، دار لکتب علمیہ)

**ایک شخص بیرون (دوسرے) ملک میں رہتا ہے، کیا وہ اپنی قربانی، اپنے ملک میں کسی سے کروا سکتا ہے؟**

قربانی میں نیابت جائز ہے، یعنی اگر کوئی شخص، بیرون ملک رہتا ہو تو وہ اپنے آبائی گاؤں کہہ کر قربانی کروا سکتا ہے، لیکن یاد رہے جہاں قربانی ہو رہی ہو اور جہاں قربانی والا ہو دونوں جگہوں پر قربانی کے دن کا ہونا ضروری ہے۔ (قربانی کے احکام ص92، در مختار ج9 ص520،)

**وقت ذبح جانور کی کتنی رگیں کٹنی چاہیے؟**

جانور کی جو رگیں کاٹی جاتی ہیں وہ چار ہیں:

(1) حلقوم سانس کی نالی۔

(2) مری خوراک کی نالی۔

(3،4) ودجین، یہ حلقوم اور مری اگل بگل میں دو رگیں ہوتی ہیں جن میں خون کی روانی ہوتی ہے۔

ان چاروں رگوں میں سے تین کا کٹ جانا بھی کافی ہے یعنی کہ اس صورت میں بھی جانور حلال ہو جائے گا، جان بوجھ کر ان رگوں سے زیادہ کاٹنا منع ہے، یا اس طرح ذبح کرنا کہ چھری حرام مغز تک پہنچ جائے یہ بھی مکروہ ہے۔

(درمختار ج9 ص425، بہار شریعت ج3 حصہ 15 ص313)

### ذبح کے وقت پورا سر کٹ جائے؟

اگر جانور ذبح کرتے وقت اس کا سر کاٹ کر علیحدہ کر دیا تو پھر بھی جانور حلال ہی رہے گا، اس کا کھانا بھی جائز ہے البتہ فعل مکروہ ہے۔

(بہار شریعت ج3 ص315، قربانی کے احکام ص214)

### مشین کے ذریعے ذبح کیے گیے جانور کا حکم کیا ہے؟

مشین کے ذریعے سے کاٹا گیا جانور فقہا کے نزدیک حلال نہیں اور اس کا کھانا بھی حرام ہے۔ (قربانی کے احکام ص217)

### بڑی عید والے دن کس وقت قربانی کی جائے گی؟

عید کی نماز کے بعد ہی قربانی کی جائے گی نماز عید ادا کرنا مسلمانوں پہ واجب ہے، اگر کسی نے عید کی نماز سے پہلے قربانی کر دی تو اسکی قربانی نہیں ہو گی کثیر احادیث وروایات اس حوالے سے آئی ہیں: عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ مِنْ يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ هَذَا فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ نَحَرَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهُ لِأَهْلِهِ، لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ

ترجمہ: براء بن عازب کہتے میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آنحضرت ﷺ خطبہ دے رہے تھے، خطبہ میں آپ نے فرمایا آج کے دن کی ابتدا اہم نماز (عید) سے کریں گے پھر واپس آکر قربانی کریں گے جو شخص اس طرح کرے گا وہ ہماری سنت کو پا لے گا لیکن جس نے (عید

کی نماز سے پہلے) جانور ذبح کر لیا تو وہ ایسا گوشت ہے جسے اس نے اپنے گھر والوں کے کھانے کے لیے تیار کیا ہے (اور) اسکی قربانی کچھ بھی نہیں۔ (بخاری 5560/10، مسلم 5073، ترمذی 1508، ابوداود 2801، نسائی 1582، معجم صغیر 466، ورواہ احمد فی مسندہ، والدارمی وابن خزیمۃ، وابن حبان، والبیہقی، والطبرانی)

امام علی متقی ہندی حدیث نقل کرتے ہیں: لَا یَذْبَحَنَّ أَحَدُکُمْ حَتّٰی یُصَلِّیَ

ترجمہ: تم میں سے کوئی بھی اتنی دیر تک اپنا جانور ذبح نہ کرے جب تک وہ عید کی نماز نہ پڑھ لے۔ (کنز العمال 12183)

**اگر شہر میں متعدد جگہ عید ہوتی ہو تو؟**

اگر شہر میں متعدد جگہ عید ہوتی ہو تو پہلی جگہ نماز ہو چکنے کے بعد قربانی جائز ہے، یعنی ضروری نہیں کہ عید گاہ میں نماز ہو جائے تب ہی قربانی کی جائے بلکہ کسی بھی مسجد میں ہو گئی عید گاہ میں نہ ہوئی تب بھی قربانی ہو سکتی ہے۔

(بہار شریعت ج 3 ص 337 حصہ 15 مکتبۃ المدینہ کراچی پاکستان)

**قربانی کے وقت میں قیمت صدقہ کر سکتے ہیں؟**

قربانی کے وقت میں قربانی کرنا ہی لازم ہے، کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتی مثلاً بجائے قربانی کے بکری یا اسکی قیمت صدقہ کر دی یہ ناکافی ہے، قربانی ہی کرنی ہو گی ہاں خود کرنا ضروری نہیں کسی کو کہہ کر بھی کروا سکتا ہے۔

(فتاویٰ ھندیہ ج 5 ص 393، بہار شریعت ج 3 حصہ 15 ص 335 مکتبۃ المدینہ)

**کون سے ایسے کام ہیں جو ذبح کہ وقت کرنے چاہیے اور کن امور کو کرنا منع ہے؟**

ذبح کے وقت کچھ امور ضروری ہیں، کچھ مستحب ہیں اور کچھ مکروہ:

وقتِ ذبح اللہ کا نام لینا (بسم اللہ، اللہ اکبر) کہنا ضروری ہے۔

اگر کسی دوسرے نے تکبیر کہی اور ذبح کرنے والا (قصاب) خاموش رہا، اور دوسرے کی تکبیر پہ جانور ذبح کر دیا تو جانور حلال نہیں ہو گا۔

اگر وقت ذبح، قصاب (ذبح کرنے والا) تکبیر بھول گیا تو جانور حلال ہو گا، لیکن اگر جان بوجھ کہ تکبیر نہ پڑھی تو جانور حرام ہے۔

تیز چھری سے ذبح کرنا مستحب ہے۔

(شرح صحیح مسلم، جلد 3 ص 121، بہار شریعت ج 3 ص 314، قربانی کے احکام ص 217)

**ذبح میں درج ذیل مکروہات ہیں:**

(1) اس طرح ذبح کرنا کہ چھری حرام مغز تک پہنچ جائے مکروہ ہے۔

(2) جانور کا مکمل سر کاٹ دینا بھی مکروہ ہے۔

(3) ہر ایسا فعل جس سے جانور کو تکلیف پہنچے مکروہ ہے۔ جیسا کہ ٹھنڈا ہونے سے پہلے اعضاء کاٹ دینا یا اس کی کھال اتارنا وغیرہ۔

(4) ذبح کرنے سے پہلے جانور کا منہ قبلہ رخ کرنا سنت ہے اور اگر نہ ہو تو یہ مکروہ ہے۔

(5) جانور کے لٹانے کے بعد چھری تیز کرنا مکروہ ہے۔

(6) کھنڈی چھری کے ساتھ ذبح کرنا بھی مکروہ ہے۔

(7) جانور کو نیچے پھینک کر گھسیٹنا مکروہ ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو بکری کو گھسیٹ کر لے جا رہا تھا، تو آپ نے فرمایا: تیرے لیے خرابی ہو، اسے موت کی طرف اچھے انداز میں لے کر جا۔ (مصنف عبد الرزاق، 8636)

(8) جانور کو جلدی ٹھنڈا کرنے کے لیے چھری کی نوکیں مارنا مکروہ ہے۔

(8) جانور کا منکا توڑ دینا مکروہ ہے۔

(9) ایک جانور کے سامنے دوسرا جانور ذبح کرنا ممنوع ہے۔

(بہار شریعت ص344 حصہ 15، قربانی کے احکام ص219)

جانور تیز چھری سے ذبح کرنا مستحب ہے اس حوالے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ، وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ

ترجمہ: حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک نے ہر چیز پر احسان کرنا لکھ دیا۔ لہذا قتل کرو تو احسن طریقے سے قتل کرو اور ذبح کرو تو اچھے طریقے سے کرو اور تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنی چھری تیز کرے اور ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔

(نسائی4418، مسلم5055، ابن ماجہ3170، ترمذی1409)

**وضاحت:** اس حدیث پاک میں قتل سے مراد حاکم کا کسی شخص کو بطور قصاص، یا حد (یعنی) سزا کے طور پر قتل کرنا مراد ہے۔

**جانور ذبح کرنے کا طریقہ کیا ہے؟**

جانور قربانی کا ہو یا ویسے ہی ذبح کرنا ہو تو سنت چلی آرہی ہے کہ ذبح کرنے والا اور جانور دونوں قبلہ رو ہوں ہمارے علاقے یعنی پاک و ہند میں قبلہ مغرب میں ہے اس لیے جانور کا منہ جنوب کی طرف ہونا چاہئے اور اس کی پیٹھ مشرق کی جانب تو اس کا منہ قبلہ رخ ہو جائے گا ذبح کرنے والا اپنا دایاں پاؤں جانور کی گردن کے دائیں جانب رکھے اور اس کو ذبح کرے۔

اپنا یا پھر جانور کا منہ قبلہ سے ترک کرنا مکروہ ہے۔

قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھیے۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

**ترجمہ:** میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان و زمین بنائے ایک اسی کا ہو کر میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ پاک کی طرف سے ہے جو سارے جہاں کا رب ہے اس کا کوئی شریک نہیں مجھے بھی حکم ہے اور میں سب مسلمانوں میں سے ہوں۔

جانور کی گردن کے قریب پہلو پر اپنا سیدھا پاؤں رکھ کر یہ دعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ اَكْبَر

پھر تیز چھری کے ساتھ جلد ذبح کر دیجئے۔

قربانی اپنی طرف سے ہو تو ذبح کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

ترجمہ: اے اللہ تو مجھ سے قبول فرما اس قربانی کو جیسے تو نے قبول فرمایا اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام اور اپنے پیارے حبیب **محمد** ﷺ سے۔

**نوٹ:** اگر قربانی دوسرے کی طرف سے ہو تو (مِنی) کی جگہ لفظ (مِن) کہہ کر اس کا نام لیا جائے۔

(سنت ابراھیمی ص276، قربانی کے احکام ص221)

## قربانی کے گوشت کو تقسیم کیا جائے یا خود کھانے کے لیے رکھ سکتے ہیں؟

قربانی کے گوشت میں بہتر یہ ہے کہ اس کے تین حصے کرے ایک حصہ فقراء کے لیے، ایک حصہ دوست احباب کے لیے اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لیے، اگر سارا بھی گھر والوں کے لیے رکھ لیا تب بھی حرج نہیں۔ (بہار شریعت جلد 3 ص89)

**قربانی کا گوشت کب تک استعمال کرسکتے ہیں؟**

قربانی کا گوشت جب تک چاہیں رکھ استعمال کرسکتے ہیں، اس میں کسی قسم کی کوئی قباحت نہیں، چنانچہ اس حوالے سے حدیث پاک میں ہے:

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللهِ رَضِیَ اللهُ عنهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰی اَكْلِ لُحُومِ الضَّحَایَا بَعْدَ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ كُلُوْا وَتَصَدَّقُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ نے (پہلے) ہمیں تین دنوں سے زائد قربانی کا گوشت کھانے سے (رکھ چھوڑنے) سے منع فرمایا تھا اور پھر فرمایا اسے کھاؤ اور صدقہ کرو، توشہ بناؤ اور ذخیرہ کرو۔

(موطا امام مالک 1065، صحیح بخاری 1719، نسائی 2034، مسلم 2260،، ابوداود 3698، ورواہ احمد فی مسندہ،)

**کیا بھینس / کٹے کی قربانی جائز ہے؟**

بھینس / کٹے کی قربانی کرنا بلکل جائز ہے، علماء کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ صرف مویشی جانوروں کی جائز ہے ان کے علاوہ کسی کی جائز نہیں اور وہ یہ ہیں (بھیڑ، بکری، اونٹ، گائے اور بھینس) (فتاویٰ ستاریہ جلد 3 ص 2، فتاویٰ ثنایہ جلد 1 ص 81، فتاویٰ علمائے اہل حدیث جلد 13 ص 46)

بھینس کی قربانی پر چند دلائل اور اقوال فقہاء پیش کریں گے:

جیسا کہ ہم نے اس باب میں ذکر کیا کہ صرف مویشی جانور (یعنی پالتو جانوروں) کی قربانی ہی دی جائے گی (سورۃ الحج 34) اور اسی طرح سورۃ الانعام کی آیت 143 میں ان پالتو جانوروں کو خاص کر دیا گیا اور آٹھ جوڑے بتائے گئے، ان آٹھ جوڑوں میں گائے کا بھی ذکر ہے تو بالاجماع مفسرین اور علماء وفقہاء نے نقل کیا بھینس گائے کے تحت داخل ہے یعنی جو احکام گائے کے ہونگے وہی بھینس کے، کیوں کہ بھینس گائے کی جنس میں سے ہے۔

مسند فردوس میں واضح طور پر حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے بھینس کی قربانی کا ثبوت ملتا ہے، جب آپ سے بھینس کی قربانی میں کتنے حصے شامل کیے جاسکتے ہیں پوچھا گیا تو فرمایا: اَلْجَامُوسُ تُجْزِیءُ عَن سَبْعَةٍ فِی الأُضْحِیَّةِ

ترجمہ: بھینس کی قربانی میں (بھی) سات حصے شامل ہوسکتے ہیں۔ (مسند فردوس جلد 2، حدیث 2650، دار الکتب علمیہ بیروت)

مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کے شاگرد خاص امام حسن بصری فرماتے ہیں:

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ كَانَ يقول: اَلْجَوَامِيسُ بِمَنْزِلَةِ الْبَقَرِ

ترجمہ: بھینس بھی گائے کے حکم میں داخل ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 10847)

جب امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ بھینس کی قربانی میں سات حصے شامل ہوسکتے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں تو اس میں کوئی اختلاف نہیں پاتا (یعنی کوئی شبہ نہیں ہے بھینس کی قربانی کے سات حصے ہوسکتے ہیں)، امام احمد کے اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ بھینس کی قربانی کرنے یا نہ کرنے کا اختلاف بعد میں شروع ہوا پہلے نہیں تھا۔ (مسائل امام احمد بن حنبل، جلد 8 ص 4027)

کتاب الاجماع جو امام ابو بکر محمد بن ابراہیم نیشاپوری متوفی 318 کی تصنیف ہے اس میں امت کے اجماعی مسائل ذکر کیے گئے ہیں یعنی وہ فقہی مسائل جن پہ چاروں آئمہ مجتہدین کا اجماع ہے اس میں ہے: وَاَجْمَعُوا عَلٰی اَنَّ حُکْمَ الْجَوَامِیسَ حُکْمَ الْبَقَرِ

ترجمہ: اور اس بات پر امت کا اجماع ہے کہ بھینس کا حکم وہی ہے جو گائے کا حکم ہے، (یعنی قربانی اور زکوۃ میں) (کتاب الاجماع، باب الزکوۃ)

ہدایہ میں ہے: ویدخل فی البقرۃ الجاموس لانہ من جنسہ

اور گائے میں بھینس داخل ہے کیونکہ بھینس گائے کی جنس میں سے ہے۔ (ہدایہ مع فتح القدیر جلد 9 ص 466)

فتاوی عالمگیری میں ہے:

والجاموس نوع من البقرہ بھینس گائے کی ایک قسم ہے۔ (عالمگیری، جلد 5، ص 297)

**اوپر ذکر کیا گیا کہ پالتو جانوروں کی قربانی جائز ہے تو پالتو جانوروں میں تو گھوڑا گدھا اور خچر بھی آتا ہے؟**

جہاں قرآن پاک میں یہ آیا ہے کہ مویشی جانور ذبح کرو، وہاں دوسری آیت میں وہ جانور بھی بتا دیئے گئے ہیں سورہ انعام کی 143 نمبر آیت میں کہ کون سے جانور ذبح کرنے ہیں، رہی بات گھوڑے، گدھے اور خچر کی تو اس حوالے سے قرآن پاک میں ہے:

وَّ الْخَیْلَ وَ الْبِغَالَ وَ الْحَمِیْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَ زِیْنَةًؕ-وَ یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

ترجمہ: اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے اور وہ پیدا کرے گا جس کی تمہیں خبر نہیں۔ (النحل 08)

تو ان تینوں کے حوالے سے قرآن پاک نے واضح فرما دیا کہ یہ زینت کہ لیے ہیں اور سواری کے لیے، اور حدیث پاک میں بھی ان تینوں کے حوالے سے حکم موجود ہے چنانچہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْخَيْلِ ، وَالْبِغَالِ ، وَالْحَمِيرِ

ترجمہ: کہ ہمیں نبی پاک علیہ السلام نے گھوڑے، خچر اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

(ابو داود 3790، نسائی 4336، ابن ماجہ 3198، ورواہ احمد فی مسندہ)

**لہذا** یہ ان جانوروں کے تحت داخل نہیں ہوں گے جن کی قربانی کا حکم آیا ہے، کیونکہ انکا الگ سے حکم موجود ہے۔

**کیا ہرن، جنگلی گائے، جنگلی بیل اور نیل گائے کی قربانی ہو سکتی ہے؟**

قربانی صرف مویشی جانوروں کی ہو سکتی یہ جانور مویشی نہیں بلکہ یہ وحشی ہیں اگرچہ کسی نے گھر میں انکو شوقیار کھا ہو پھر بھی انکی قربانی جائز نہیں

(بہار شریعت جلد 3 ص 340)

**کیا رات کے وقت قربانی کر سکتے ہیں؟**

رات کے وقت قربانی کرنا مکروہ تنزیہی، خلاف اولی ہے، اگر کسی نے مناسب روشنی کا انتظام کر کہ قربانی کی تو اسکی قربانی تو ہو جائے گی۔

(فتاوی رضویہ جلد 20 ص 213)

البتہ اس حوالے سے ایک حدیث بھی ملتی ہے، جناب عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَھٰی اَنْ یُضَحَّی لَیْلاً
ترجمہ: کہ نبی کریم ﷺ نے رات میں قربانی کرنے سے منع فرمایا۔ مگر امام ہیثمی فرماتے ہیں اس کی سند میں ایک راوی متروک الحدیث ہے۔
(مجمع الزوئد 5980)

بحر حال بہتر یہی ہے کہ قربانی دن میں کی جائے، اگر کسی نے رات کو کر بھی لی تو حرج نہیں۔

**کیا قربانی کے جانور کو ہار پہنانا، مہندی لگانا، اور اس پہ نام لکھنا جائز ہے؟**

قربانی کے جانور کو ہار پہنانے اور مہندی لگانے میں کوئی حرج نہیں بلکہ قربانی کے جانور کو ہار پہنانے کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل مبارک بھی ملتا ہے چناچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا فرماتی ہیں:

أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي، فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللهُ لَهُ، حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ

ترجمہ: میں نے اپنے ہاتھوں سے نبی کریم ﷺ کے قربانی کے جانوروں کے قلادے (ہار) بٹے تھے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ان جانوروں کو یہ قلادے (ہار) اپنے ہاتھ سے پہنائے تھے۔ آپ ﷺ نے وہ جانور میرے والد (حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ) کے ساتھ (مکہ میں قربانی کے لیے) بھیجے۔ ان کی قربانی کی گئی۔ لیکن (اس بھیجنے کی وجہ سے) آپ ﷺ پر کوئی ایسی چیز حرام نہیں ہوئی جسے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لیے حلال کیا تھا۔ (یعنی ہار پہنانے میں حرج نہیں)۔ (بخاری 2317، مسلم 3119، ترمذی، 909، ابوداود 1758، نسائی 2799، ابن ماجہ 3094، موطا امام مالک، 305، مسند حمیدی 210، ورواہ ابن حبان، وابو یعلی والدارمی، واحمد فی مسندہ)

باقی رہا جانور پہ نام لکھنا تو یہ ممنوع ہے، ایسا کرنا درست نہیں۔

## ☆ایام تشریق☆

### ایام تشریق کسے کہتے ہیں؟

ایام تشریق سے مراد گیارہ، بارہ اور تیرہ ذوالحجہ کے دن ہیں اس لیے کہ تشریق کا مطلب ہے، گوشت کے ٹکڑے کرنا اور دھوپ میں خشک کرنا چونکہ اہل عرب ان دنوں گوشت کے ٹکرے کرتے تھے اور دھوپ میں سکھاتے تھے اس لئے ان کو ایام تشریق کہتے ہیں۔

المنجد میں تشریق کا معنی بھی اسی مفہوم سے بیان گیا ہے: التشریق ھی ثلاثۃ ایام بعد عید الاضحی لان لحوم الاضاحی تشرق فیھا

ایام تشریق عید الاضحی کے بعد تین دن ہیں کہ ان میں گوشت کو خشک کیا جاتا ہے۔

(المنجد ص464 دار لاشاعت علویہ رضویہ لاہور، قربانی کے احکام ص 263)

### ایام تشریق کے متعلق حدیث پاک میں ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَأَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یوم عرفہ (نویں ذوالحجہ) یوم نحر (دسویں ذوالحجہ ' قربانی کا دن) اور ایام تشریق (نو، دس، گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ) ہم اہل اسلام کے عید کے ایام ہیں، یہ کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

(ترمذی 773، ابوداود 2419، نسائی 3007، دارمی 1805، مصنف ابن ابی شیبہ 15505، کنز العمال 12203، سنن الکبری 6266، الفتح الربانی 2883)

### تکبیر تشریق کسے کہتے ہیں اور یہ کب سے کب تک پڑھی جائے گی؟

تکبیر تشریق یہ ہے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

احادیث میں صحابہ کرام سے تکبیر کے اور الفاظ بھی منقول ہیں، اور مذکورہ بالا الفاظ میں تکبیر حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ 5633)

9ویں ذوالحجہ کی فجر سے 13 ذوالحجہ کی عصر تک ہر نماز کے بعد جو نماز جماعت کے ساتھ ادا کی گئی، ایک بار تکبیر بلند آواز میں کہنا واجب ہے اور اس کو تین بار کہنا مستحب ہے اسے تکبیر تشریق کہا جاتا ہے۔(بہار شریعت ج1 حصہ 4 ص785، قربانی کے احکام ص644)

**تکبیر تشریق کے متعلق احادیث اور چند آثار صحابہ ملاحظہ ہوں:**

سنن دار قطنی میں ابو طفیل حضرت علی اور عمار بن یاسر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ 9 ذوالحجہ کی فجر سے ایام تشریق کے آخری دن (یعنی 13 ذوالحجہ) کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد تکبیر پڑھا کرتے۔(دار قطنی 1715)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے (یعنی 9 کی صبح بعد فجر تا 13 کی عصر تک تکبیر کہتے۔(مجمع الزوئد 3202، وروہ الطبرانی فی الکبیر)

حضرت مولا علی رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے۔(المستدرک 1113، کنز العمال 12285)

**تکبیر تشریق کے چند مسائل ملاحظہ ہوں:**

ہر فرض نماز کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ایک بار تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے، جبکہ تین بار کہنا افضل ہے۔

تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے فوراً بعد واجب ہے۔

تکبیرات تشریق جماعت پر واجب ہے، اگر کسی نے اکیلے نماز پڑھی تو اس پر نہیں، لیکن اگر وہ پڑھ لے تو حرج نہیں۔

تکبیر تشریق فرض پڑھنے کے بعد واجب ہے، وتر، سنت اور نوافل کے بعد نہیں، ہاں جمعہ کے بعد واجب ہے، اور نماز عید کے بعد بھی کہہ لے (مستحب ہے)

اگر امام نے تکبیر نہ کہی (بھول گیا) تب بھی مقتدی پہ کہنا واجب ہے، (اگر امام کو یاد نہ رہے تو مقتدی پڑھنا شروع کریں۔

**ایک شخص نماز کے لیے آیا جماعت ہو رہی تھی تو وہ دوسری، تیسری یا چوتھی رکعت میں شامل ہوا، امام صاحب کے سلام پھیرنے کے بعد آیا جب وہ اپنی بقیہ رکعتیں پڑھے گا، تو کیا اس پہ بھی تکبیر تشریق واجب ہو گی یا نہیں؟**

ایسے شخص کو اصطلاح شرع میں مسبوق کہتے ہیں (یعنی بعد میں نماز میں شامل ہونے والا) تو مسبوق پر بھی اپنی بقیہ رکعات پڑھنے کے بعد تکبیر کہنا واجب ہے۔ (بہار شریعت جلد 1 ص 785، مکتبۃ المدینہ، قربانی کے احکام ص 265)

# ☆عیدین☆

مسلمان سال میں دو عیدیں کرتے ہیں، عید الفطر اور عید الاضحی، عید الفطر رمضان البارک کے بعد یکم شوال کو اور عید الاضحی 10 ذوالحجہ کو جسے بڑی عید یا بقرہ عید بھی کہا جاتا ہے، یہ وہ دن ہے جس دن مسلمان قربانی کرتے ہیں، اس باب میں عیدین کے متعلق ہم احادیث اور نماز عید کے مسائل پیش کریں گے، ان شاء اللہ العزیز وما توفیقی الا باللہ

**بہترین دن:**

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ: مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَبْدَلَكُمُ اللهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا: يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ان (اہل مدینہ) کے دو دن تھے جن میں وہ کھیل کود کیا کرتے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا: "یہ دو دن کیا ہیں؟" انہوں نے عرض کیا: ہم دور جاہلیت میں ان دو دنوں میں کھیل کود کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ نے ان کے بدلے میں تمہیں دو بہترین دن عید الاضحی اور عید الفطر کے عطا فرما دیے ہیں۔ (مشکوۃ 1439، ابو داود 1134، نسائی 1557، بلوغ المرام 398، ورواہ احمد فی مسندہ)

**شرح الحدیث:** یعنی تم ان دونوں (عید الفطر اور عید الاضحی) دنوں میں اللہ کی (خوب) عبادت کر کہ خوشی مناؤ۔ (مراۃ المناجیح جلد 2)

**عیدین کی رات عبادت کا ثواب:**

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ لَيْلَتَيِ الْعِيدَيْنِ مُحْتَسِبًا لِلّٰهِ، لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ

**ترجمہ:** ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص طلب ثواب کے لیے عیدین (عید الفطر اور عید الضحی) کی رات قیام کرے (یعنی اللہ عزوجل کی عبادت) گا اسکا دل (اس) دن نہیں مرے گا، جس دن (سب) دل مردہ ہو جائیں گے۔ (ابن ماجہ 1782)

**عیدین(عید الفطر اور عید الاضحی) کے دن اللہ کا خصوصی کرم:**

إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَطَّلِعُ فِي العِيدَيْنِ إِلَى الأَرْضِ، فَابْرُزُوا مِنَ المَنَازِلِ تَلْحَقْكُمُ الرَّحْمَةُ

ترجمہ: نبی پاک ﷺ سے مروی ہے: بے شک عیدین کے موقع پر اللہ تعالی زمین والوں کی طرف اپنی خصوصی توجہ فرماتا ہے، لہذا اپنے گھروں سے باہر نکلا کرو تا کہ تمہیں رحمت (الہی) ڈھانپ لے۔ (یعنی عید گاہ کی طرف، عید پڑھنے کے لیے)۔

(کنزلعمال 24104، ورواہ ابن عساکر)

**عیدین میں شیطان کی بدحواسی:**

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ: أَنَّ إِبْلِيسَ يَرِنُّ فِي كُلِّ عِيدٍ، فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ الأَبَالِسَةُ، فَيَقُولُونَ: يَا سَيِّدَنَا، مِمَّ غَضَبُكَ فَيَقُولُ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَدْ غَفَرَ لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْيَوْمِ، فَعَلَيْكُمْ أَنْ تُشْغِلُوهُمْ بِاللَّذَّاتِ وَالشَّهَوَاتِ

ترجمہ: حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شیطان ہر عید کو چیختا ہے، اسکی چیخ وپکار سن کے اسکے بقیہ چیلے جمع ہوتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اے سردار تجھے کیا ہوا تو کیوں ایسا کرتا ہے؟ تو شیطان کہتا ہے کہ آج کے دن اللہ تعالی نے امت محمد ﷺ کو بخش دیا ہے، لہذا تم انہیں لذات میں مبتلا کردو۔ (مکاشفۃ القلوب لامام غزالی ص 462، مکتبہ رشیدیہ)

**اے میرے مسلمان بھائیو!** یہ عید کے دن لہو ولعب کے نہیں بلکہ زیادہ عبادت وتسبیحات ودرود پاک اور ذکر الہی کرنے کے دن ہیں، صدقہ و خیرات، ملنساری کے دن ہیں، غریبوں کی خوشیوں میں شریک ہونے کہ دن ہیں انہیں اللہ کی نافرمانی والے کاموں میں ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

**عیدین کا وظیفہ:**

عَنْ النَّبِیِ ﷺ "مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ یَوْمَ الْعِیْدِ ثَلَاثَمِئَۃِ مَرَّۃٍ، وَاَھْدَاھَا لِاَمْوَاتِ الْمُسْلِمِیْنَ، دَخَلَ فِیْ کُلِّ قَبْرٍ اَلْفَ نُوْرٍ، وَیَجْعَلُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ قَبْرِہٖ، اِذَا مَاتَ اَلْفَ نُوْرٍ۔

سرکار مدینہ ﷺ سے مروی ہے: جو شخص عید کے دن تین سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھے اور فوت شدہ مسلمانوں کی ارواح کو اس کا ایصال ثواب کرے تو ہر مسلمان کی قبر میں ایک ہزار انوار داخل ہوتے ہیں اور جب پڑھنے والا مرے گا تو اللہ رب العزت اس کی قبر میں بھی ایک ہزار انوار داخل فرمائے گا۔ (مکاشفۃ القلوب ص462 مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ پاکستان)

**قربانی کے دن کے روزے سے کیا مراد ہے، نیز کیا عید کے دن روزہ رکھ سکتے ہیں؟**

عید کے دن کا روزہ حرام ہے اس دن یعنی عیدین کے دن کا روزہ رکھنا کثیر احادیث میں منع ہے، اورہاں قربانی کے دن کا جو روزہ مشہور ہے اس سے مراد یہ ہے عید الاضحیٰ کے دن قربانی سے پہلے کچھ نہ کھائے اور جب قربانی ہو جائے پہلے اس کے گوشت میں سے کچھ کھائے کیونکہ عید الاضحیٰ کے دن مستحب یہ ہے کہ نماز ادا کرنے سے پہلے کچھ نہ کھائے اگرچہ قربانی نہ کرنی ہو اور اگر کھالیا تو کچھ کراہیت نہیں۔

(قربانی کے احکام ص116)

عیدین کے (دن) کھانے کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ملاحظہ ہوں:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَطْعَمَ، وَلَا یَطْعَمُ یَوْمَ الْاَضْحٰی حَتّٰی یُصَلِّیَ.

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن جب تک کچھ کھانہ لیتے عید کے لیے نہیں نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن کچھ نہ کھاتے یہاں تک کہ نماز نہ پڑھ لیتے۔ (ابن ماجہ 1756، ترمذی 542، بلوغ المرام 388، ورواہ علی متقی، والبیہقی)

بہتر ہے طاق عدد میں تین یا پانچ کھجوریں کھالی جائیں۔

**بقرہ عید کے دن نماز عید تک کچھ نہ کھانے کی فضیلت:**

حضور اکرم ﷺ سے مروی ہے: مَنْ صَامَ یَوْمَ النَّحْرِ اِلٰی اَنْ یُصَلِّیَ صَلٰوۃَ الْعِیْدِ فَکَاَنَّمَا عَبَدَ اللہَ سِتِّیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ

**ترجمہ:** جس نے عید الضحیٰ کے دن نماز عید پڑھنے تک روزہ رکھا(یعنی کچھ کھایا نہ پیا) تو گویا اس نے ساٹھ ہزار سال تک اللہ پاک کی عبادت کی۔

(فتاویٰ تاتار خانیہ ج2 ص71، قربانی کے احکام ص116)

# نماز عید کے مسائل

**نماز عید کا وقت کب سے کب تک ہے؟**

نماز عید کا وقت سورج طلوع ہونے کے بیس منٹ بعد سے لے کر زوال سے پہلے تک ہے۔

(بھار شریعت ص781، حصہ 4 جلد 1 مکتبۃ المدینہ)

**نماز عید کی نیت اور نماز عید پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟ نیز اسکی کتنی رکعتیں ہیں؟**

نماز عید کی دو رکعتیں ہیں جو چھ زائد تکبیروں کے ساتھ ادا کی جاتی ہیں، سب سے پہلے نماز عید کی نیت کی جائے گی زبان سے اگر یہ الفاظ کہہ لیں تو بہتر ہے:

میں نیّت کرتا ہوں دو رَکعَت نَماز عِیدُ الفِطر (یا عِیدُ الاَضحیٰ) کی، ساتھ چھ زائد تکبیروں کے، واسطے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے، پیچھے اِس امام کے، نیت کے بعد تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لیے جائیں گے، اب ثناء (سبحانک اللہ) پڑھیں گے، ثناء پڑھ کہ تین تکبیریں کہی جائیں گی، دو تکبیروں میں دونوں ہاتھ کانوں تک لے جا کر چھوڑ دیتے ہیں، تیسری کہہ کر باندھتے ہیں، اللہ اکبر ہاتھ چھوڑ دیں، اللہ اکبر ہاتھ چھوڑ دیں، اللہ اکبر ہاتھ باندھ لیں امام صاحب سورہ فاتحہ مع سورۃ، قرات کریں گے اور حسب معمول پہلی رکعت مکمل ہو گی، اب دوسرے رکعت میں کھڑے ہوگئے، امام صاحب سورہ فاتحہ مع سورۃ قرات کریں گے اور پھر رکوع میں جانے سے پہلے تین تکبیریں کہی جائیں گی، اللہ اکبر ہاتھ

چھوڑ دیں، اللہ اکبر ہاتھ چھوڑ دیں، اللہ اکبر ہاتھ چھوڑ دیں، اب چوتھی بار اللہ اکبر کہہ کہ رکوع کریں گے اور بقیہ نماز مکمل کریں گے۔ امام عید کا خطبہ دے گا اور مقتدیوں پر خاموشی سے سننا ضروری ہے۔ (بہار شریعت جلد 1 ص 781)

**نماز عید کے چند مسائل ملاحظہ ہوں:**

(1) اگر امام نے 6 تکبیروں سے زائد کہیں تو مقتدی بھی امام کی پیروی کرے گا مگر 13 سے زائد میں امام کی پیروی نہیں۔

(بہار شریعت جلد 1 صفحہ 782 مکتبۃ المدینہ)

(2) امام تکبیر کہنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو قیام کی طرف نہ لوٹے، رکوع میں تکبیر کہہ لے۔ (بہار شریعت ج 1 صفحہ 783)

(3) امام پہلی رکعت میں تکبیریں بھول گیا اور قرات شروع کر دی تو قرات کے بعد کہے یا، رکوع میں اور قرات کا اعادہ نہ کرے۔

(بہار شریعت ج 1 ص 783، فتاوٰی ھندیہ ج 1 ص 151)

(4) اگر کسی شخص کی نماز عید رہ گئی تو شہر یا علاقے میں دوسری جگہ پڑھ لے اگر کہیں بھی نہ مل سکی تو، بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رکعت چاشت کی نماز پڑھے۔ (بہار شریعت ج 1 ص 783 مکتبۃ المدینہ درالمختار ج 3 ص 67)

(5) مقتدی پہلی رکعت میں امام کے تکبیر کہنے کے بعد شامل ہوا تو اسی وقت تین تکبیریں کہہ دے اگرچہ امام نے قرات شروع کر دی ہو۔

(6) اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے نہ کہے بلکہ امام کے ساتھ رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیریں کہے۔

(7) اور اگر امام کو رکوع میں پایا اور غالب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رکوع میں پالے گا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رکوع میں جائے، ورنہ اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیریں کہے پھر اگر اس نے رکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے رکوع سے سر اٹھالیا تو باقی ساقط ہو گئیں۔

(8) اگر امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو تکبیریں نہ کہے بلکہ جب اپنی پڑھے اس وقت کہے۔

(9) رکوع میں اگر تکبیریں کہنی ہو تو وہاں ہاتھ نہ اٹھائے۔

(10) اگر دوسری رکعت میں شامل ہوا ہو تو پہلی رکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ پڑھنے کے لیے کھڑا ہو تب کہے۔

(11) اگر امام نے تکبیرات میں ہاتھ نہ اٹھائے (بھول گیا) تو مقتدی اسکی پیروی نہیں کریں گے بلکہ ہاتھ اٹھائیں گے۔

(در مختار ج3 ص64، بہار شریعت ج1 ص782 مکتبۃ المدینہ)

**عید کے دن کی چند سنتیں اور آداب ملاحظہ ہوں:**

(1) عیدین میں غسل کرنا، اسکی بہت فضیلت آئی ہے چناچہ ابن ماجہ میں ہے حضرت فاکہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ عید الفطر، قربانی کے دن اور عرفہ کے دن غسل فرماتے۔ (ابن ماجہ 2980)

امام ابن ابی شیبہ نے مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کا فرمان نقل کیا فرماتے ہیں: عیدین (چھوٹی اور بڑی عید) میں غسل کرنا دین کا حصہ ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 5822)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے: جمعہ، یوم عرفہ، اور عیدین میں غسل کرنا ضروری ہے۔ (کنز العمال 21253)

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ (آج کے دن) کو اللہ تعالی نے تمہارے لیے عید کا دن بنایا ہے پس تم لوگ غسل کرو، اور (تم میں سے) جس کہ پاس خوشبو ہے وہ اسے لگائے، اور (آج کے دن) مسواک کرو۔ (فقہ العبادات علی مذہب الحنفی، ص115)

(2 تا 8) ناخن تراشنا، پاکیزہ، صاف ستھرے کپڑے پہننا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا، کثرت سے صدقہ دینا، عید گاہ کی طرف باوقار طریقے سے جانا، پیدل جانا، راستے میں آتے جاتے مسلمانوں کو سلام کہنا۔

(9) عید پڑھنے کے لیے ایک راستے سے جانا دوسرے سے آنا، یہ نبی پاک ﷺ کی سنت ہے۔ (بخاری 986، ترمذی 541، ابن ماجہ 1301)

(10) عیدین کی نماز کہ لیے آتے جاتے تکبیریں پڑھنا مستحب ہے، اس حوالے سے ایک حدیث مبارکہ ملاحظہ ہوں: نبی پاک علیہ السلام سے مروی ہے: زَيِّنُوا العِيدَيْنِ بِالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّقْدِيسِ

ترجمہ: اپنی عیدوں کو لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ اور سبحان اللہ (ذکر) کے ذریعے آراستہ (خوبصورت) کرو۔ (کنز العمال 24095)

اور صحابہ کرام کی بھی سنت ہے کہ عید پڑھنے کے لیے جاتے ہوئے تکبیر کہنا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 5619)

**عید والے دن مسلمانوں کو ملتے وقت عید مبارک کہنا کیسا؟ کیا صحابہ سے اسکا ثبوت ہے؟**

عید مبارک کا مطلب ہے کہ آج کا دن آپ کے لیے اچھا ہو، برکت والا ہو، مسلمان ایک دوسرے کو کہتے ہیں اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں، ہم ایام تشریق کے باب میں حدیث ذکر کر چکے ہیں کہ عیدین کے ایام خوشی کے ایام ہیں، نیز عید مبارک کہنا ایک دعا ہے، اور مسلمان کو دعا دینے کی فضیلت میں کثیر روایات ہے چناچہ ایک روایت پیشِ خدمت ہے، نبی پاک ﷺ سے مروی ہے جو (شخص) دوسرے مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے دعا کرتا ہے تو اللہ تبارک و تعالی ہر مسلمان مرد و عورت کے بدلے قیامت کہ دن اس (شخص) کے اعمال میں نیکی لکھے گا۔ (جامع صغیر ص 513، ح 8419)

**رہی بات صحابہ سے ثبوت** تو اس حوالے سے ہمیں عید کے دن صحابہ کرام علیہم السلام سے جن الفاظ سے روایات ملتی ہیں وہ پیش خدمت ہیں،

امام جلال الدین سیوطی نقل کرتے ہیں: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذَا الْتَقَوْا يَوْمَ الْعِيدِ يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ

ترجمہ: صحابہ کرام علیہم السلام جب عیدین (یعنی عید الفطر اور الاضحی والے دن) میں ایک دوسرے سے ملتے تو فرماتے (تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ) کہ اللہ پاک ہماری اور آپ کی عبادتوں کو قبول فرمائے۔ (الحاوی للفتاوی جلد 1 ص 94، واخرجہ الطبرانی، والبیہقی، وابن حبان)

**لہذا اگر یہی** صحابہ کرام کے الفاظ مبارکہ یاد کر لیے جائیں تو زیادہ بہتر ہے اور انکی سنت پہ عمل بھی ہو جائے گا۔

**کیا عورتوں پر جمعہ اور عید کی نماز پڑھنا واجب ہے، نیز کیا عورتیں جمعہ یا عید کی نماز کے لیے عید گاہ یا مسجد جاسکتی ہیں؟**

عورتوں پر نماز پنجگانہ جو فرض ہے وہ گھر میں رہ کے پڑھنا لازم ہے چہ جائیکہ وہ جمعہ و عید کے لیے گھر سے نکلیں، رہی بات جمعہ کی تو اس حوالے سے واضح حدیث نبی پاک علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا عَلَى أَرْبَعَةٍ: عَبْدٍ مَمْلُوكٍ أَوِ امْرَأَةٍ أَوْ صَبِيٍّ أَوْ مَرِيضٍ

ترجمہ: کہ ہر مسلمان پر جمعہ کی نماز با جماعت ادا کرنا واجب ہے سوائے چار کہ جو کسی کا غلام ہو، عورت پر بچے پر اور مریض (ان پہ واجب نہیں) ایک دوسری روایت میں ہے مسافر پر بھی جمعہ نہیں (مشکوۃ 1380، 1377، دار قطنی 1576، ورواہ البغوی فی السنہ)

لہذا جمعہ کے حوالے سے تو واضح حدیث پاک میں عورتوں کے لیے ممانعت ہے اور نماز عید کا حکم بھی جمعہ کی طرح اس حوالے سے امام عینی نے کہا عورتوں پر عید کی نماز واجب نہیں، انکا عید کے لیے عید گاہ، (یا کسی اور مقام پہ) جانا مکروہ تحریمی ہے۔ (البنایہ شرح ہدایہ، کتاب الصلاۃ جلد 2 ص 354، بیروت)

امام محمد بن حسن شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی سے مسئلہ پوچھا کہ کیا عورتوں کا عید کی نماز کے لیے (گھر سے باہر کسی احاطہ یا عید گاہ) جانا جائز ہے؟ تو آپ نے فرمایا پہلے انکو اجازت تھی (نبی پاک ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ میں) لیکن اب انکو اجازت نہیں۔ (نعمۃ الودود شرح سنن ابی داؤد جلد 4 ص 197)

**عید الفطر اور عید الاضحی کی نماز میں کہی جانے والی زائد تکبیرات کتنی ہیں؟**

نماز عید کی تکبیرات کے حوالے سے مختلف روایات ہیں، اس لیے ان میں اماموں (امام ابو حنیفہ، مالک واحمد و شافعی رحمہ اللہ علیہم) کے مذہب مختلف ہیں، ہم (یعنی احناف امام ابو حنیفہ کے پیروکار) دونوں عیدوں میں 9 تکبیریں (5 پہلی رکعت 4 دوسری رکعت میں، تفصیل آگے آئے

گی) کہتے ہیں، کیونکہ عظیم صحابی رسول ﷺ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے ایسے ہی ثابت ہے۔(اور کسی صحابی کی پیروی درحقیقت رسول اللہ ﷺ کی پیروی ہے)، اور دیگر دوسرے صحابہ وتابعین واکابرین امت کا بھی یہی موقف ہے۔

(ملخصًا، مراۃ المناجیح، جلد2ص339)

**نماز عید کی تکبیرات پر احادیث وآثار:**

ہم جو روایات ذکر کریں گے ان میں نو تکبیرات کا ذکر ہو گا، ان 9 تکبیروں سے مراد یہ ہے کہ نماز عید کی پہلی رکعت کی 5 تکبیریں اور دوسری رکعت کی 4 تکبیریں مثلا(پہلی رکعت میں نماز شروع کرنے کہ لیے اللہ اکبر کہنا پہلی تکبیر ہو گئی، پھر ثناء پڑھنے کے بعد 3 تکبیریں کہنا چار ہو گئیں، پھر قرات کے بعد رکوع میں جاتے اللہ اکبر کہنا پانچ ہو گئیں۔ اب دوسری رکعت میں چار تکبیروں سے مراد قرات کے بعد تین تکبیریں وہی اور چوتھی رکوع میں جانے کے لیے اللہ اکبر کہنا، دونوں رکعتوں میں کل نو ہو گئیں)۔ اور جو روایت آٹھ تکبیروں والی پیش کریں گا اسکا مطلب ہو گا، نماز کے شروع والی تکبیر کے علاوہ باقی تکبیرات۔

**پہلی روایت:**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ جلیل القدر صحابی، انکے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والے ایک بزرگ تھے جنکا نام تھا ابوعائشہ وہ کہتے ہیں کہ میں جناب سعید بن عاص کے ساتھ حاضر تھا:

أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ سَأَلَ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى: كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا تَكْبِيرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: صَدَقَ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: كَذَلِكَ كُنْتُ أُكَبِّرُ فِي الْبَصْرَةِ، حَيْثُ كُنْتُ عَلَيْهِمْ. وقَالَ أَبُو عَائِشَةَ: وَأَنَا حَاضِرٌ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ

توسعید بن عاص نے صحابی رسول علیہ السلام جناب ابو موسی اشعری اور جناب حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالی عنھما سے پوچھا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحی کی نماز میں کیسے تکبیریں کہتے تھے ؟ تو جناب ابو موسی نے ارشاد فرمایا: حضور پاک ﷺ (دونوں رکعتوں) میں چار تکبیریں کہا کرتے جیسے جنازہ میں ہوتی ہیں، یہ سن کر حضرت حذیفہ کہنے لگے (ابو موسی نے) بلکل صحیح کہا، پھر جناب ابو موسی اشعری کہنے لگے جب میں بصرہ میں حاکم تھا تو میں بھی ایسا ہی کیا کرتا تھا (یعنی دونوں رکعتوں میں چار چار تکبیریں ہی کہتا تھا۔)

(ابو داود 1153، ابن ابی شیبہ ج2 ص172، بیہقی ج3 ص289، مشکوۃ 1443، ورواہ احمد فی مسندہ)

**شرح الحدیث:** اس حدیث میں واضح طور پہ چھ تکبیرات کا ثبوت ہے، اور ایک صحابی نے جب سرکار علیہ السلام کا عمل روایت کیا تو دوسرے صحابی نے تصدیق بھی کر دی، دوسرے صحابی کی تصدیق کو دیکھا جائے تو یہ ایک سند سے دو حدیثیں بن رہی ہیں۔

**چھ تکبیرات کا ثبوت کیسے ؟**

اس حدیث میں بیان ہوا کہ سرکار علیہ السلام نماز عید میں (ہر رکعت میں) چار تکبیریں کہتے، وہ اس طرح کہ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ یعنی نماز کے شروع والی تکبیر اور پھر ثناء پڑھنے کے بعد والی تین تکبیرات تو یہ کل چار ہو گئیں، اسی طرح دوسری رکعت میں قرات کے بعد تین تکبیریں ہاتھ اٹھا کہ عید والی اور چوتھی رکوع میں جانے کہ لیے یہ بھی کل چار ہو گئیں (دونوں رکعتوں کی کل آٹھ بن گی) تو ان میں پہلی رکعت کی تکبیر تحریمہ اور دوسری رکعت کی رکوع والی تو مستقل پہلے سے ہی ہوں گی جیسا کہ نماز پنجگانہ و دیگر میں کہتے ہیں، جو بقیہ رہ گئی وہ ہیں چھ تکبیرات اور وہی چھ زائد تکبیرات ہیں جو عیدین میں کہتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح جلد2 ص338، حسن پبلشرز)

**دوسری روایت:**

أَنَّ أَمِيرًا مِنْ أُمَرَاءِ الْكُوفَةِ، قَالَ سُفْيَانُ: أَحَدُهُمَا سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ، وَقَالَ الْآخَرُ: الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ، بَعَثَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ، فَقَالَ: إِنَّ هَذَا الْعِيدَ قَدْ حَضَرَ فَمَا تَرَوْنَ فَأَسْنَدُوا أَمْرَهُمْ إِلَى عَبْدِ اللهِ، فَقَالَ: يُكَبِّرُ تِسْعًا تَكْبِيرَةٍ، يَفْتَتِحُ بِهَا الصَّلَاةَ، ثُمَّ يُكَبِّرُ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَقْرَأُ سُورَةً، ثُمَّ يُكَبِّرُ، ثُمَّ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَقْرَأُ سُورَةً، ثُمَّ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا، يَرْكَعُ بِإِحْدَاهُنَّ

ترجمہ: کوفہ کے امیر نے حضرت عبد اللہ بن مسعود، حذیفہ بن یمان، اور عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالی عنھم سے عرض کیا کہ عید آگئی (تو کیسے پڑھی جائے گی) اسکے متعلق آپ حضرات کیا کہتے ہیں، تو ان دونوں صحابہ نے (حذیفہ اور عبد اللہ بن قیس) نے حضرت عبد اللہ بن مسعود پہ معاملہ چھوڑ دیا (کہ یہ بیان فرمادیں گے) تو حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا: کہ نماز عید (چھوٹی اور بڑی عید) میں نو تکبیریں کہی جائیں گی، تم اللہ اکبر کہو اور نماز شروع کرو، پھر (ثناء کے بعد) تین تکبیریں کہو، پھر (فاتحہ اور) سورۃ پڑھو اور تکبیر کہہ کر رکوع کرو (ایک رکعت مکمل کرنے کے بعد دوسری رکعت میں) کھڑے ہو کر (فاتحہ اور) سورۃ پرھو، پھر تین تکبیریں کہو، اور چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع کرلو (اور نماز مکمل کرو)۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 5822)

**تیسری روایت:**

مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدِ تِسْعًا

ترجمہ: امام ابن سیرین رحمہ اللہ عظیم صحابی جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عید کی نماز میں نو تکبیریں کہتے۔ (ابن ابی شیبہ 5834)

**چوتھی تا چھٹی روایت:**

أَنَّ أَصْحَابَ عَبْدِ اللهِ، كَانُوا يُكَبِّرُونَ فِي الْعِيدِ تِسْعَ تَكْبِيرَاتٍ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود کے سارے شاگرد عید کی نماز میں نو تکبیریں کہتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ 5835)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: صَلَّى بِنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، يَوْمَ عِيدٍ فَكَبَّرَ تِسْعَ تَكْبِيرَاتٍ، خَمْسًا فِي الْأُولَى، وَأَرْبَعًا فِي الْآخِرَةِ، وَالَى بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ

ترجمہ: عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں ہم نے جناب ابن عباس کے پیچھے عید کی نماز پڑھی تو انہوں نے کل نو تکبیریں کہیں، 5 پہلی رکعت میں اور چار دوسری میں اور قرأتوں ملا کر نماز ادا کی۔ (ابن ابی شیبہ 5831)

عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللهِ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيّبِ، قَالَا: تِسْعُ تَكْبِيرَاتٍ

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ اور جناب سعید بن مسیب رضی اللہ تعالی عنہما دونوں حضرات عیدین کی نماز میں نو تکبیریں کہتے تھے۔

(ابن ابی شیبہ 5830)

**امام ترمذی رحمہ اللہ کا چھ تکبیراتِ عید پہ نظریہ:**

نماز عید کی چھ تکبیرات کہ متعلق امام ترمذی رحمہ اللہ متوفی 279 فرماتے ہیں:

وَرُوِىَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّهُ قَالَ فِي التَّكْبِيرِفِي الْعِيدَيْنِ: تِسْعَ تَكْبِيرَاتٍ، فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ (الرَّكُوعِ)، وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ يَبْدَأُ بِالْقِرَاءَةِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا مَعَ تَكْبِيرَةِ الرُّكُوعِ. وَقَدْ رُوِىَ عَنْ غَيْرِوَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُهَذَا، وَهُوَقَوْلُ أَهْلِ الْكُوفَةِ. وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عیدین کی تکبیروں کے بارے میں کہا ہے کہ یہ نو تکبیریں ہیں، پہلی رکعت میں رکوع سے پہلے پانچ تکبیریں کہے، اور دوسری رکعت میں پہلے قرأت کرے پھر رکوع کی تکبیر کے ساتھ چار تکبیریں کہے کئی صحابہ کرام سے بھی اسی طرح کی روایت مروی ہے، اہل کوفہ کا بھی قول یہی ہے اور یہی سفیان ثوری بھی کہتے ہیں۔

(جامع ترمذی، تحت الحدیث 536، ص 185، دارالسلام ریاض)

**امام ترمذی رحمہ اللہ** نے واضح فرمادیا کہ عیدین میں چھ تکبیریں کہنا کئی صحابہ کرام، علماء کوفہ اور سفیان ثوری کا معمول ہے، اور امام ترمذی نے جو بھی روایات اپنی جامع ترمذی میں ذکر کی ہیں، ان پہ کسی نہ کسی امام صحابہ کا عمل ہوتا ہے۔

**احناف نماز پنجگانہ وجنازہ میں رفع الیدین نہیں کرتے لیکن عیدین اور وتر میں کیوں کرتے ہیں؟**

اسکا سادہ سا جواب یہ ہے کہ نماز پنجگانہ وغیرہا کے متعلق ہمارے پاس ایسی احادیث ہیں جن میں صراحت سے رفع الیدین (نماز کے اندر ہاتھوں کو اٹھانا رکوع میں آتے جاتے اور سجدوں کے وقت) کرنا منسوخ و منع ہے، لیکن نماز عید اور وتروں کے حوالے سے ایسی کوئی روایت نہیں کہ جس میں منع کیا گیا ہو، بلکہ ان مواقع پر کرنے کا ثبوت ہے لہذا ہم اس لیے کرتے ہیں۔ چناچہ اس حوالے سے ایک حدیث نماز پنجگانہ کے وقت ترک رفع الیدین پر پیش کریں گے اور بعد میں عیدین اور وتر کے موقع پر حکم رفع الیدین کے اوپر پیش کریں گے۔

(1) عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ. قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَبِهِ يَقُولُ: غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِينَ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ

ترجمہ: حضرت علقمہ کہتے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: "کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز نہ پڑھاؤں؟ تو انہوں نے نماز پڑھائی اور صرف پہلی مرتبہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے (نماز کو شروع کرتے وقت رفع الیدین کیا)۔

**امام ترمذی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:**

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے، اور نماز میں رفع الیدین نہ کرنے کے حوالے سے حضرت براءبن عازب رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث آئی ہے، صحابہ کرام اور تابعین میں سے بہت سے اہل علم یہی کہتے ہیں (کہ نماز میں سوائے تکبیر تحریمہ کے رفع الیدین نہیں کیا جائے گا) اور یہی سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی قول ہے۔

(ترمذی 257، مسند امام اعظم ص90 ح197 اکبر بک سینٹر، نسائی 1027، ابوداؤد 748، مشکوۃ 809، ورواہ احمد فی مسندہ)

**قارئین کرام:** اختصار کے پیش نظر ہم نے نماز پنجگانہ میں ترک رفع الیدین پہ ایک حدیث پیش کی ہے اور ہمارا موضوع بھی یہ نہیں ہے صرف نماز عید کے حوالے سے ہونے والے سوشل میڈیا کے اعتراضات کا جواب مقصود ہے، تو ہمارے پاس حدیثیں ہیں اس لیے ہم پنجگانہ نماز میں رفع الیدین نہیں کرتے۔

**اب رہی بات وتر اور عید میں کیوں کرتے ہیں؟ تو اس حوالے سے جلیل القدر تابعی امام ابراہیم نخعی کا فتوی ملاحظہ ہو:**

امام الفقہاء، فقیہ الامت، شیخ الاسلام حضرت امام ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی متوفی 321 ہجری، نقل فرماتے ہیں:

عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رضی اللہ عنہ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ: «تُرْفَعُ الْأَيْدِي فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ: فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، وَفِي التَّكْبِيرِ لِلْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ، وَفِي الْعِيدَيْنِ، وَعِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ، وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَبِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ، وَعِنْدَ الْمَقَامَيْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ» قَالَ أَبُو يُوسُفَ رحمہ اللہ: فَأَمَّا فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ فِي الْعِيدَيْنِ، وَفِي الْوِتْرِ، وَعِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ، فَيَجْعَلُ ظَهْرَ كَفَّيْهِ إِلَى وَجْهِهِ، وَأَمَّا فِي الثَّلَاثِ الْأُخَرِ، فَيَسْتَقْبِلُ بِبَاطِنِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ فَأَمَّا مَا ذَكَرْنَا فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، فَقَدِ اتَّفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى ذَلِكَ جَمِيعًا وَأَمَّا التَّكْبِيرَةُ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ، فَإِنَّهَا تَكْبِيرَةٌ زَائِدَةٌ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ، وَقَدْ أَجْمَعَ الَّذِينَ يَقْنُتُونَ قَبْلَ الرُّكُوعِ عَلَى الرَّفْعِ مَعَهَا فَالنَّظَرُ عَلَى ذَلِكَ، أَنْ يَكُونَ كَذَلِكَ كُلُّ تَكْبِيرَةٍ زَائِدَةٍ فِي كُلِّ صَلَاةٍ، فَتَكْبِيرُ الْعِيدَيْنِ الزَّائِدُ فِيهَا عَلَى سَائِرِ الصَّلَاةِ، كَذَلِكَ أَيْضًا وَأَمَّا عِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ، فَإِنَّ ذَلِكَ جُعِلَ تَكْبِيرًا يُفْتَتَحُ بِهِ الطَّوَافُ، كَمَا يُفْتَتَحُ بِالتَّكْبِيرِ الصَّلَاةُ وَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيْضًا

ترجمہ: حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، طلحہ بن مصرف سے، وہ ابراہیم نخعی سے روایت کرتے ہیں کہ ہاتھ کو سات مقامات پر اٹھایا جائے گا:

1۔ نماز کے آغاز میں (یعنی جب نماز شروع کریں گے تب ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہیں گے)

2۔ وتر میں جب دعائے قنوت کے لیے تکبیر کہیں گے تب ہاتھوں کو اٹھائیں گے۔

3۔ دونوں عیدوں میں (چھوٹی اور بڑی عید کی نماز کے لیے اور زائد تکبیروں میں)

4۔ حجر اسود کو استلام کرتے وقت (یعنی دوران طواف اسے ہاتھ اٹھا کہ سلام کرنا، چومنا، چھونا)

5۔ صفا اور مروہ پہاڑیوں پر سعی کے دران

6 مزدلفہ (حاجیوں کے قیام کی جگہ) اور عرفات میں

7۔ دونوں جمرات (یعنی شیطان کو کنکریاں مارتے وقت)

**اسکے بعد امام ابو یوسف فرماتے ہیں:**

جہاں نماز کے آغاز، عیدین، وتر اور استلامِ حجرِ اسود میں ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں، وہاں ہاتھوں کی پشت چہرے کی طرف کی جاتی ہے، (یعنی رفع الیدین کیا جاتا ہے)۔

جبکہ باقی تین مقامات پر (یعنی صفا و مروہ، مزدلفہ و عرفات، اور جمرات پر)، ہاتھوں کی ہتھیلیاں چہرے کی طرف کی جاتی ہیں۔

جہاں تک نماز کے آغاز میں ہاتھ اٹھانے کی بات ہے، تو اس پر تمام مسلمان متفق ہیں۔

اور وتر میں قنوت کے لیے تکبیر ایک زائد تکبیر ہے، اور جن لوگوں کا قنوت رکوع سے پہلے ہوتا ہے، ان سب کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس تکبیر پر ہاتھ اٹھایا جاتا ہے۔

تو اصول یہ نکلتا ہے کہ ہر زائد تکبیر پر ہاتھ اٹھایا جائے گا، چنانچہ عیدین کی زائد تکبیریں بھی ایسی ہی ہیں۔

اور جہاں تک حجرِ اسود کے استلام کی بات ہے، تو یہ بھی ایک ایسی تکبیر ہے جس سے طواف کا آغاز کیا جاتا ہے، جیسے نماز کا آغاز تکبیر سے کیا جاتا ہے، اور اس کا حکم رسول اللہ ﷺ نے بھی دیا ہے، اور اس بات پہ اجماع بھی ہے کہ ہاتھ اٹھائے جائیں گے عیدین میں۔

## ☆عقیقہ☆

بچہ پیدا ہونے کے شکریہ میں (اللہ تعالی کی نعمت کے شکر کہ طور پر) جو جانور ذبح کیا جاتا ہے، اس کو عقیقہ کہتے ہیں، بچے کا عقیقہ کرنا عند الاحناف مباح و مستحب ہے۔ (بہار شریعت جلد3، ص355)

یہ باب عقیقہ کے فضائل اور مسائل کے حوالے سے ہے، اس میں پہلے عقیقہ کے متعلق احادیث مبارکہ پیش کی جائیں گی پھر مسائل بحمد اللہ

**پہلی حدیث:**

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى

حضور تاجدار ختم نبوت ﷺ نے ارشاد فرمایا: (نو مولود) بچے کا ساتھ اسکا عقیقہ لگا ہوتا ہے، اس لیے اسکی طرف سے جانور ذبح کرو اور اس سے تکلیف دور کرو۔ (صحیح بخاری 5472، ترمذی 1515، ابن ماجہ 3164، ابو داؤد 2839، ورواہ الدارمی واحمد)

**دوسری حدیث:**

أَنَّ أُمَّ كُرْزٍ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ، فَقَالَ: عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ، وَعَنِ الْأُنْثَى وَاحِدَةٌ، وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَمْ إِنَاثًا

ترجمہ: بی بی ام کرز کہتی ہیں، کہ انہوں نے نبی پاک علیہ السلام سے عقیقہ کے بارے میں عرض کیا تو نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری (عقیقہ کے لیے) ذبح کی جائے گی، کوئی حرج نہیں کہ (نر ہو یا مادہ) یعنی بکری ہو یا بکرا۔ (ترمذی 1516، ابو داؤد 2835، ابن ماجہ 3162، نسائی 4220، بلوغ المرام 1169، مسند حمیدی 348، مشکوۃ 4152، ورواہ الدارمی، وابن حبان، واحمد فی مسندہ، والبیہقی، والحاکم، والطبرانی)

**تیسری حدیث:**

**أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ يَوْمَ سَابِعِهِ وَوَضْعِ الْأَذَى عَنْهُ وَالْعَقِّ**

ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتویں دن نومولود بچے کا نام رکھنے اور (سر کے بال اتارنے، ختنہ کرنے) اور اسکا عقیقہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ (ترمذی 2832)

**چوتھی حدیث:**

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: عَقَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ، وَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ، احْلِقِي رَأْسَهُ، وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً، قَالَ: فَوَزَنَتْهُ، فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ

ترجمہ: جناب امام باقر مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ: جب نبی پاک علیہ السلام کی لاڈلی شہزادی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ کی ولادت ہوئی، تو نبی پاک علیہ الصلاۃ والسلام نے انکے عقیقے میں ایک بکری ذبح فرمائی اور سیدہ پاک کو حکم فرمایا: اے فاطمہ! ان کے سر کہ بال اترواؤ، اور (ان بالوں) کے برابر چاندی صدقہ کرو، تو جب بی بی پاک علیہا السلام نے انکے بالوں کو تولا تو (بالوں) کا وزن ایک درہم کے برابر یا اس سے کچھ کم ہوا۔ (ترمذی 1519، مشکوۃ 4154)

**پانچویں حدیث:**

وَعَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ

ترجمہ: سیدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارگاہ میں (نومولود) بچے لائے جاتے تو سرکار ﷺ انکے لیے برکت کی دعا فرماتے اور (ان بچوں) کی تحنیک کرتے (یعنی انکو گھٹی دیتے)۔ (مشکوۃ 4150)

**عقیقہ کے متعلقہ چند مسائل:**

**کیا عقیقہ میں ذبح ہونے والے جانور کی بھی کچھ شرائط ہیں؟**

عقیقہ کے احکام قربانی کی طرح ہیں یعنی جس طرح کا جانور قربانی کے لیے ہونا چاہیے ویسا ہی عقیقہ کے لیے، مثلا بکری ایک سال سے کم نہ ہو، گائے / بھینس دو سال سے کم نہ ہو، اونٹ پانچ سال سے کم نہ ہو، اسی طرح جانور کے اعضاء سلامت ہوں کوئی عیب نا ہو۔

نیز جیسا کہ حدیث پاک سے ظاہر ہے بچے کی طرف سے دو بکرے اور بچی کی طرف سے ایک، اسی طرح سات حصوں والے جانور میں بھی دو حصے بچے کی طرف سے اور ایک بچی کی طرف سے شامل ہو سکتے ہیں۔

**عقیقے کے گوشت کو کیسے استعمال کریں؟**

عقیقے کے گوشت کو بھی قربانی کے گوشت کی طرح تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، ایک حصہ خیرات کیا جائے گا، ایک عزیزوں میں تقسیم کیا جائے گا اور ایک خود کھایا جائے گا۔ (مراۃ المناجیح جلد 6 ص 10)

**کیا عقیقہ ساتویں دن سے پہلے بھی کر سکتے ہیں نیز اگر سات دن گزر جائیں پھر کب کیا جائے؟**

عقیقے کا وقت ساتویں دن سے شروع ہوتا ہے، اور یہی سنت و افضل ہے کہ ساتویں روز ہی عقیقہ کیا جائے مگر کسی نے پہلے بھی کر لیا تو عقیقہ ہو جائے گا، تاہم مسلمانوں کو وہی کرنا چاہیے جو حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے قول و عمل سے ثابت ہے، اور اگر سات روز گزر جائیں تو بہتر ہے چودہویں یا اکیسویں دن کر لیا جائے بہر حال جب بھی کریں تو مستحب ادا ہو جائے گا۔ (بہار شریعت جلد 3، ص 356)

**لڑکے کی طرف سے اگر ایک بکری عقیقہ میں کی جائے تو کیا درست ہو گا نیز عقیقہ کے جانور کی کھال کا کیا حکم ہے؟**

اگر ایک بکری بھی کر دی گئی تب بھی جائز ہے، جیسا کی امام حسن مجتبی علیہ السلام کے حوالے حدیث نمبر چار میں واضح ہے، اور عقیقہ کے جانور کی کھال کا وہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا حکم ہے، یعنی صدقہ کی جائے گی۔

**متفرق مسائل:**

اگر بچہ مردہ پیدا ہو یا سات دن ہونے سے قبل ہی فوت ہو جائے تو ایسے بچے کا عقیقہ نہیں کیا جائے گا، نیز عقیقہ کا گوشت سب کھا سکتے ہیں، بعض عوام میں غلط مشہور ہے کہ ماں باپ، نانا نانی وغیرہ نہیں کھا سکتے یہ محض جہالت ہے، جس کا اپنا عقیقہ نا ہوا ہو وہ اپنے بچوں کا دے سکتا ہے جیسا کہ عوام میں مشہور ہے جسکا اپنا عقیقہ نہیں ہوا وہ اپنے بچوں کا بھی نہیں دے سکتا یہ سب بے اصل ہیں، اگر کوئی خود اپنا عقیقہ بھی کرنا چاہے تو جائز ہے۔

قربانی کے حصوں میں عقیقہ کا حصہ ڈالنا بھی جائز ہے۔

**عقیقہ کا جانور ذبح کرتے وقت کی دعا:**

اگر کوئی جانور ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھ لے تو بہتر ہے ورنہ اسکے بغیر بھی عقیقہ ہو جائے گا:

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ ابْنِیْ فَاِنَّ دَمَھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمَھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمَھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدَھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرَھَا بِشَعْرِہٖ، اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لِابْنِیْ مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللہِ اَللہُ اَکْبَر

ترجمہ: ”یا اللہ! یہ میرے بیٹے / بیٹی کا عقیقہ ہے، لہٰذا اس کا خون اس کے خون کے بدلہ، اس کا گوشت اس کے گوشت کے بدلہ، اس کی ہڈیاں اس کی ہڈیوں کے بدلہ، اس کی کھال اس کی کھال کے بدلہ، اس کے بال اس کے بالوں کے بدلہ میں ہیں، یا اللہ! اس کو میرے بیٹے / بیٹی کے بدلہ دوزخ سے آزادی کا بدلہ بنادے۔ (فتاوی رضویہ جلد 20 ص 585، بہار شریعت جلد 3 ص 355 تا 357)

## ☆اپیل☆

جیسا کہ قربانی کے فضائل والے باب حدیث نمبر10 میں گزرا کہ نبی کریم روؤف الرحیم ﷺ نے اپنی امت کی طرف سے قربانی فرمائی، تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم نبی پاک علیہ السلام کی طرف سے قربانی کریں، جو بڑے جانور قربان کریں تو ان میں ایک حصہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے شامل کریں اور اسکا گوشت بالخصوص سادات کرام اور علماء اہلسنت کو پیش کیا جائے، یہ محض اظہار محبت ہو گا ورنہ کوئی بھی شخص حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کا حق ادا نہیں کر سکتا، اعلی حضرت فرماتے ہیں، جب قیامت کا دن ہو گا تو محبوب کریم ﷺ

پیش حق مثر دہ شفاعت کا سناتے جائے گے

آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

وسعتیں دی ہیں رب نے دامن محبوب میں

جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

اللہ تبارک وتعالی ہمیں حضور اکرم سرور دوعالم ﷺ کی پکی سچی محبت اور انکی اتباع اور انکی سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

### سنت ابراہیمی ہمیں کچھ درس دیتی ہے:

تمام مسلمان ہر سال عید الاضحی پر قربانی کرتے ہیں کوئی بکرا تو کوئی گائے کوئی اونٹ اور جن کو اللہ پاک نے توفیق دی ہے وہ چار چار قربانیاں بھی کرتے ہیں پوچھا جائے کہ کیوں کرتے ہو تو کہتے ہیں حضرت ابراہیمؑ کی سنت ہے اور ہمارے نبی کریم ﷺ کو قربانی کرنے کا حکم ہوا اور نبی کریم ﷺ نے ہمیں قربانی کرنے کا حکم فرمایا اس لئے کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے کہ انہوں نے رب کریم کے ہر حکم پر لبیک کہا، اپنا مال، اپنی جان، اپنی اولاد تک بارگاہ رب العزت میں اس کے نام پر پیش کر دی تو اللہ رب العزت نے ان کو اپنا خلیل بنایا اور تا قیامت تک ان کی سنت کو جاری فرما دیا۔

رب فرمایا: اے پیغمبر یاد رکھیں گل میری

قائم کراں کا سارے جگ تے سنت تیری

تیرا واقعہ بیان کرسی میرا قرآن اقرار ہو گیا

توحضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہمیں بتادیا کہ جب بات نام خدا پر آجائے پھر اپنا گھر نہیں دیکھا جاتا، اپنی جان نہیں دیکھی جاتی، اپنی اولاد نہیں دیکھی جاتی پھر سب کچھ اس کے نام پر قربان کر دیا جاتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی راہ میں رکاوٹیں بھی بہت آئیں کبھی ان کے اپنے چچا، تو کبھی ان کی قوم، تو کبھی نمرود لیکن آپ نے سب کی پرواہ کیے بغیر اپنا کام جاری رکھا اور سب کچھ سہنے کے بعد بھی اپنی حق گوئی پر قائم رہے اللہ پاک کی راہ میں جانور تو سب ہی قربان کرتے ہیں مگر دین کے لیے اپنے بچے قربان کر دینا، اپنا مال، اپنی زندگی، یہ صرف اللہ کے خاص بندوں کا ہی کام ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کے نام پر اپنا گھر، اپنی جان، اپنے چھوٹے چھوٹے بچے سب کچھ قربان کر کے ہمیں یہ درس دے دیا کہ جب بات دین کی آجائے پھر اپنا گھر، اپنا مال، اپنی اولاد، تن، من، دھن، کو نہیں دیکھا جاتا بلکہ اللہ پاک کا قرآن دیکھا جاتا ہے یا پھر نبی کریم ﷺ کا فرمان دیکھا جاتا ہے۔

## ☆قربانی کا پیغام☆

قربانی کی عید ہمارے لیے خوشی کے ساتھ ساتھ بہت سے حکمت امیز پیغامات لئے آتی ہے۔ اس میں ہمارے لئے اللہ پاک نے بہترین درس فرمایا ہے، جیسے کہ اس عید کا مقصد صرف اللہ پاک کی محبت میں اس کی راہ میں صرف جانور ہی قربان نہ کیا جائے بلکہ اس ذات پاک کی خوشنودی اور رضا کے حصول کی خاطر اپنی زبان کی ان تلخیوں کو بھی قربان کیا جائے جن کی ادائیگی سے سامنے والے کا دل چھلنی کرتے ہیں، اپنے دل کے اس حسد اور جلن کو قربان کیا جائے جو ہم نے دوسروں کے لئے ان کی خوشی اور کامیابی سے جلتے ہوئے اپنے اندر بھڑکا رکھی ہے

جب کہ ہم خود ہی اس میں جلتے ہیں، اور اپنے اندر موجود اس لاوے کو قربان کرنا چاہئے جو ہمیں بدلہ لینے پر اکساتا ہے اور اپنے نفس کے اس سر کش گھوڑے کو قربان کیا جائے جو ہمارے لیے گناہ اور بے حیائی کے کاموں میں مبتلا ہونے کا باعث بنتا ہے۔

نیز اس سے ہمیں یہ بھی درس ملتا ہے کہ ہمیں حکمِ خداوندی کو ہر حال میں ہر طرح سے بجالانا چاہیے کہ جس بجا آوری میں اگر مگر، آج کل کی کوئی گنجائش باقی نہ ہو۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حکم خداوندی کی بجا آوری کی خاطر اپنے جگر گوشہ اپنے فرزند کو راہ الٰہی میں قربان کرنے کے لئے اپنی دنیاوی محبت پر محبت خداوندی کو فوقیت دی۔ تو اسی طرح ہمیں چاہے کہ اپنے سکون و آرام کو قربان کر کے، وقت نماز پر بار گاہ خداوندی میں حاضر ہوں دنیاوی زندگی کی مصروفیت سے بے نیاز ہو کر اپنے دینی فرائض کو سر انجام دیں اور اس دنیافانی کی عیش و عشرت کو پس پشت ڈال کر اپنی آخرت کو سنورانے کی جدوجہد کریں،

تو آئیں اس بار ہم سب اپنی عید کو نئے انداز سے خوش آمدید کہتے ہیں اور ان سب پیغامات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی عید میں نیا رنگ بھرتے ہیں اور اپنی اور دوسروں کی زندگی کو آسان کرتے ہوئے سنت ابراھیمی پر عمل کرتے ہیں اور اللہ ورسول عزوجل وﷺ کی خوشنودی ورضا حاصل کرتے ہیں۔

بحمد للہ تعالیٰ اللہ پاک کے فضل، رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر عنائت اور انکے والدین کریمین کے طفیل اور میرے مرشد امیر المجاہدین نور اللہ مرقدہ کے صدقہ اور میرے والدین کی دعاؤں کی برکت سے آج 5 ذوالقعد بمطابق 1446 سن ہجری 3 مئی 2025 بروز ہفتہ کو یہ رسالہ مکمل ہوا، اللہ تبارک وتعالی اسے میرے لیے میرے والدین پیر و مرشد اساتذہ اور ساری امت محمدیہ کے لیے باعث نجات اور شفاعت مصطفی ﷺ کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین وما توفیقی الا باللہ

سید احمد رضا نقوی

## منقبت حضرت سیدنا ابرہیم خلیل اللہ علیہ السلام

از قلم: سید محمد احمد رضا نقوی

ابراہیم خلیل اللہ نے کیا شان پایا ہے

اولاد میں جن کی نبی آخری آیا ہے

قبول قربانی کی رب نے اور روز محشر تک

یاد ان کی منانے کا حکم سب کو فرمایا ہے

کتنا تابع فرماں بیٹا ہے اپنے بابا کا

خواب بابا کا سنتے ہی سر کو جھکایا ہے

بی بی سیدہ حاجرہ کی شان تو ذرا دیکھو

جنکے بیٹے کو رب نے سچا بتلایا ہے

جس آگ میں حضرت کو کفار ڈالا تھا

اسی آگ کو پھر رب نے گلزار بنایا ہے

تو گھبرائے کیوں نقوی محشر میں جانے سے

تجھ پہ تو آقا کے سوہنے دادا کا سایہ ہے